REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD NO-P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۱　　شمارہ ۳۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ ظہور/ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی حضور انور یورپ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کو صحت و تندرستی سے رکھے آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے آمین ——— الفضل مورخہ ۱۲ ظہور (اگست) کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور بلڈ پریشر کے باعث بدستور ناساز ہے تاہم غنودگی کی کیفیت میں بہتری ہے احباب کرام خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے — قادیان ۲۴ ظہور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ تاحال سفر پر ہیں ۲۵ ظہور (اگست) کو واپسی متوقع ہے۔
☆ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

۹ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ　　۲۶ ظہور ۱۳۶۱ ہش　　۲۶ اگست ۱۹۸۲ء

حضور ایدہ اللہ دورہ مکمل کرکے سویڈن پہنچ گئے

اوسلو میں پریس کانفرنس سے خطاب اور جماعت ناروے کے استقبالیہ میں شرکت

ربوہ ۹ ظہور / اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناروے کا سات روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد سویڈن روانہ ہو گئے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یکم اگست کو ناروے پہنچے تھے۔

حضور کی مصروفیات کے بارے میں جو اطلاع ۸ اگست ۱۹۸۲ء کو بذریعہ ٹیلی فون جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو موصول ہوئی ہے اس کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضور کی مصروفیات کے بارے میں جو مزید تفاصیل ملی ہیں ان کے مطابق حضور نے ۵ اگست بروز جمعرات ساڑھے گیارہ بجے دن ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور دین اسلام کے بارے میں پریس کے نمائندگان کے سوالوں کے جوابات دیئے یہ کامیاب پریس کانفرنس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات میں دوسری اہم چیز اسی روز شام ساڑھے تین بجے احمدیہ مسلم مشن ناروے کی طرف سے دیا جانے والا استقبالیہ تھا۔ اس استقبالیہ میں اوسلو شہر کے میئر کے علاوہ شہر کی بعض دیگر نمایاں شخصیات بھی شامل تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس استقبالیہ کے دوران احباب جماعت سے گفتگو فرمائی اگلے روز ۶ اگست کو نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے بعد حضور نے مجلس شوریٰ ناروے کے اجلاس کی صدارت فرمائی مجلس میں اہم دینی و تربیتی امور پر غور کیا گیا۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔ ہفتہ ۷ اگست کو حضور دفتر میں تشریف فرما رہے اور ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور بہت سے معاملات کے بارے میں مشنری انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب کو اور دیگر عہدیداران جماعت کو ہدایات جاری فرمائیں اسی روز شام کو بعد از نماز عصر حضور ایدہ اللہ اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اس مجلس ارشاد میں بعض سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔

اتوار ۸ اگست ۱۹۸۲ء کی صبح کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے سے سویڈن کے لئے روانہ ہو گئے اس طرح سے ناروے میں حضور کا یہ سات روزہ دورہ اختتام پذیر ہوا احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی سے رکھے آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں اپنی تائید و نصرت سے کامیابی و کامرانی سے نوازے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ حفاظت فرمائے آمین۔

تبلیغی امور میں مبلغین کو ہمیشہ مرکزی ہدایات کو مدّنظر رکھنا چاہیئے

باہر جانے والے اور باہر سے آنے والے مبلغین کے اعزاز میں استقبالیہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۳ وفا / جولائی تحریک جدید کے تحت عید الفطر سے اگلے روز دفاتر تحریک جدید کے لان میں باہر جانے والے اور آنے والے مبلغین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی اور اپنے خطاب میں مبلغین کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا حضور نے فرمایا سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مبلغ کبھی بھی دعا سے غافل نہ ہو اور پھر فی الفور جا کر جلدی میں فیصلے نہ کرے بلکہ فیصلہ کرنے سے پہلے بار بار سوچے۔ حضور انور نے فرمایا مبلغ کا منصب سپاہی کا نہیں بلکہ سپہ سالار کا ہے اس لحاظ سے اسے

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھیئے)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: منظور احمد و عبدالرؤف مالکان حبیب سائیکل مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۶ ظہور ۱۳۶۱ ہش

سرزمینِ اندلس میں حضرت طارقؓ سے سیدنا طاہر ایدہ اللہ تک

پھلے گا پھولے گا اندلس میں پھر چمن دیں کا
فضا اذانوں سے گونجے گی اب بفضلِ خدا

طارق ابن زیاد کی مفتوحہ سرزمین اسپین تقریباً پانچ سو برس تک اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ بنی رہی قرطبہ کی نہایت حسین و جمیل مسجد عجائبات عالم کے سرفہرست تھی جسے ایک عظیم معبد سمجھ کر دور دور سے لوگ زیارت کے لئے آتے اور بہت سے وہیں آباد ہو جاتے قرطبہ کی نادر زمانہ زیورِ علم و فن سے مرصع یونیورسٹیوں نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا یورپ میں سائنسی علوم کا ارتقاء دار العلوم قرطبہ کا ہی مرہونِ منت ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ پھر وہ سب کچھ قصۂ پارینہ بن کر رہ گیا۔ مساجد گرجا گھروں میں تبدیل ہو گئیں اذان گاہوں سے جرس ناقوس کی وحشت ناک آوازیں بلند ہوئیں توحید کی جگہ تثلیث کا دور دورہ ہوا۔ صلیب ہی صلیب تھی کہ زیارت کے لئے بھی کوئی مسلمان ملک میں دکھائی نہ دیتا تھا مگر مژدۂ جانفزا سنئے کہ ہمارے قادر و قیوم خدا نے واحد و توانا نے اسلام کو ایک کاسرِ صلیب بھی عطا کیا ہے جو اس وقت مکمن قوت سے حیزِ فعل میں آیا جب اسپین ہی نہیں ساری دنیا ہی صلیب کے نرغہ میں آچکی تھی بلکہ نعرۂ توحید بلند کرنے والے علماء اسلام بھی اس سے پوری طرح متاثر و مرعوب ہو چکے تھے اس مقدس نے "وفاتِ مسیحؑ" کا ایک ہی روحانی راکٹ داغ کر علماء اسلام کے قلوب سے لے کر کلیسا کے ہیکل تک صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھ دیا اور فرمایا کہ ؎

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

صلیبی طاقتیں یوں پگھلنے لگیں جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد صلیب دو ٹکڑے ہوئی اور روس نے اپنے ہاتھ سے صلیب کو پاش پاش کر دیا۔ دوسری جنگِ عالمگیر کے بعد صلیب کے اقتدار کا عالمی سورج سکڑتے ہوئے انگلستان میں مقید ہو گیا اور اب یاجوج ماجوج کی حیثیت سے دو طاقتوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں اسلام کی فتح اور غلبہ کا ڈنکا بجنے والا ہے ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرف 'ینسلون' (علامہ اقبال)

یہ سب کچھ اس لئے ہوا اور ہو رہا ہے کہ خدا کے مسیح کے ساتھ فرشتوں کی فوجیں بھی نازل ہوئی ہیں جن کے ہاتھوں میں صلیب کو توڑنے کے لئے بڑی بڑی گرزیں دعاؤں کی ہیں فرمایا ؎

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار

توحید و محبت کا علمبردار جس کے ساتھ دنیا کے فرزندوں نے وہی سلوک کیا جو ہمیشہ سے اپنے محبوبوں کے ساتھ کرتے آئے ہیں ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے دل میں مرے غیظ گھٹایا ہم نے (مسیح موعودؑ)

اس مقدس کے فرزندِ ارجمند نے اپنے دورِ خلافت میں صلیب کے دل پر روحانی وار کرکے دائم [illegible] دعوت کے نتیجہ میں پانچ لاکھ سے زیادہ صلیب پرست توحید پرستوں کی روحانی فوج میں اب تک شامل ہو چکے ہیں۔

اس کے مقدس نافلہ نے غیر ممالک کا بار بار دورہ کرتے ہوئے دنیا کو اسلام کا یہ خوشنما سلوگن دیا کہ

LOVE FOR ALL HEATRED FOR NONE

اور پندرھویں صدی کا آغاز کرتے ہوئے پیدرو آباد اسپین میں لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا ورد جاری فرماتے ہوئے ایک عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ آج جبکہ وہ عظیم الشان مسجد اپنی پوری عظمت اور بلند قامت میناروں کے جلو میں ایستادہ ہے جو اسپین کی پہلی مسجد ہے اس کی عظمت کو دیکھ کر اسپین کے ایک مشہور و معروف اخبار نے لکھا کہ ہے۔ "مسجد بشارت کے طفیل پیدرو آباد کو عالمی شہرت حاصل ہو جائے گی"
(اخبار اے۔ بی۔ سی ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء)

وہ منظر کیسا ایمان افروز حسین پُر رونق اور وجد آفریں ہوگا جب طارق کی سرزمین اندلس ہمارے آقا طاہر ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس پاؤں کو چھو رہی ہوگی اور اسپین کی فضا فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھے گی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت کا افتتاح فرما رہے ہونگے۔

آج دنیا بھر کے احمدی احباب زمین کے کناروں سے اس تاریخی اور پُر شوکت **افتتاح** میں شرکت کی غرض سے جانب اسپین رواں دواں ہیں اللہ تعالیٰ بخیریت تمام اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ جو احمدی احباب ظاہری اعتبار سے اس تقریب میں شامل ہونے سے قاصر ہیں وہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخی اور پُر شوکت تقریب کی کامیابی کے لئے لگاتار تضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ معنوی اعتبار سے اس میں شامل ہو جائیں گے۔

اس مقدس جشن میں آسمانِ روحانیت کی ایک اور مقدس روح بھی شامل ہو رہی ہے یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پاک روح ہے۔ علاوہ ازیں مسجد بشارت کے افتتاح کے ساتھ ایک الٰہی عہد کا بھی آغاز ہو رہا ہے جو ہر احمدی کے دل کی آواز بھی ہے اور جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی ان روح پرور

(باقی ص ۱۳ پر دیکھیے)

یاد ہے

وہ کہ چمکا آفتابِ احمدیت یاد ہے — چوٹیوں پر پھیلتا نورِ نبوت یاد ہے
نورِ حق نورِ مسیحی نورِ دیں پہلا قدم — دوسرا فضلِ عمر ذی شاں خلافت یاد ہے
تیسرا رنگ جو چھائی کی وہ نورانی صفت — صاحبِ نورِ بصیرت اور محبت یاد ہے
مصلح موعود کا منصور فرزندِ جلیل — یادگارِ احمد و مسیح خلافت یاد ہے
وہ کہ ٹکرائی جسے بازِ مخالف بار بار — مٹ گئی جس کی دعاؤں سے عداوت یاد ہے
نعرہ وہ سکھلا گیا نفرت کسی سے بھی نہیں — ہو ہر اک کے واسطے دل میں محبت یاد ہے
نورِ قرآں سے منور ہو گئے سب عرب و عجم — چھا گیا قرآن کی رنگیں اشاعت یاد ہے
ہم جلیس اس کے صلاح الدین ایوبی کی — اندلس میں پھر سے مسجد کی بشارت یاد ہے
لا الٰہ سے اس صدی کو کر گئے ہیں خوش آمدید — اپنے ذو القرنین کی ہاں وہ ہدایت [?] یاد ہے
ہو دعا تسبیح و استغفار و تحمید و درود — ہم کو انہی نے سکھایا ہے عبادت یاد ہے
وہ خدا کا ہو گیا راضی خدا اس سے ہوا — تحریر موجودات کی ناظر رفاقت یاد ہے

(غلام نبی ناظر یاری پورہ کشمیر)

خطبہ جمعہ

دُعا کی قبولیت کیلئے یہ لازمی شرط ہے کہ انسان بہر طور استجابت کا حق ادا کرے

اگر انسان استجابت للہ کا حق ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی پکار کو ضرور سنے گا۔

اس نہایت ہی اصولی نکتہ کی وضاحت کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی مقبول دُعاؤں کا مورد بننے کیلئے آپؐ کی اطاعت کو لازمی ٹھہرایا

قبولیتِ دُعا کا یہ بنیادی فلسفہ ہے جسے فراموش کر کے دُعا کرنیوالا یا کروانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۶ وفا ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ؕ أُجِيبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي
وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۔ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

اور پھر فرمایا

رمضان کا مہینہ سارا ہی

برکتوں کے حصول کا مہینہ

ہوتا ہے اور بخششوں کی طلب کا مہینہ ہے اللہ کی طرف سے مغفرت کا مہینہ ہے اس سے عاجزانہ سوال کرنے کا، بھیک مانگنے کا مہینہ ہے اور اس کی طرف سے شاہانہ عطا کا مہینہ ہے۔ لیکن یہ دن وہ ہیں یعنی آخری عشرہ جو اس مہینے میں بھی ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دنوں میں بھی اس جمعہ کو ایک خاص مقام حاصل ہوتا ہے جس جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے ہم آج اکٹھے ہوئے ہیں۔

دو طرح کی عبادت کرنے والے آج سارے عالمِ اسلام میں اس جمعہ کی برکتوں سے فیض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اس کا نام جمعۃ الوداع رکھا گیا ہے یعنی وداع ہونے والا جمعہ یا وداع کیا جانے والا جمعہ

دو طرح کے وداع کرنے والے

آئے ہیں آج :۔

ایک وہ ہیں جو بڑی حسرت کے ساتھ، بڑے دُکھ کے ساتھ، ان اندیشوں میں مبتلا ہو کر آئے ہیں کہ خدا جانے اس رمضان سے ہم پوری طرح استفادہ کر بھی سکے یا نہ کر سکے جو اُمیدیں تھیں عبادت کی توفیق ملے گی وہ ہماری اُمیدیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ پوری ہو سکیں یا نہ ہو سکیں ہماری غفلتیں کتنی ہمارے آڑے آئیں۔ کتنی دعاؤں میں ایسے نفس کی ملونی کے کیڑے شامل تھے کہ وہ دُعائیں مقبول نہ ہو سکیں ہم نہیں جانتے تھوڑے دن اب باقی ہیں پس اے خدا! ہم اس جمعہ کو اس جذبۂ خلوص کے ساتھ وداع کرنے کے لئے آتے ہیں کہ اس کے بعد سارا سال ہمیں جمعہ میں حاضر ہونے اور جمعہ کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخش۔ جو کمیاں اس جمعہ میں ہم سے رہ گئی ہوں وہ سارے سال کی عبادت میں ہمیں پوری کرنے کی توفیق بخش ہم اس جمعہ کو بطور جمعہ وداع کرنے نہیں آئے کیونکہ جمعہ سے تو مومن کا تعلق

ایک لازمی اور ابدی تعلق

ہے جو کٹ نہیں سکتا۔ ہم اس مسجد کو وداع کرنے نہیں آئے بلکہ اپنے عہد کو اور پختہ کرنے آئے ہیں۔ یہ التجائیں لے کر آئے ہیں کہ اے اللہ! تو نے ایک دفعہ اپنی عبادت کا مزہ ہمیں چکھا دیا۔ اب اس نعمت کو ہم سے واپس نہ لے لینا۔ ہمیں توفیق نہ دینا کہ ہم اس پیار کے تعلق کو تجھ سے توڑ لیں اور جو تیرے وصال کا مزہ ہمیں پڑ چکا ہے اس مزے کو فراموش کر سکیں بلکہ اے آقا اسے دوام بخشنا۔ اس جمعہ کی خاص نعمت، اس کی خاص برکت کے صدقے ہم تجھ سے مانگتے ہیں کہ آئندہ اپنے گھر کے ساتھ ہمارا تعلق قطع نہ ہونے دینا۔ پس ہم اس ماحول، اس مقدس پیار کے ماحول کو تو وداع کر رہے ہیں جو خاص قسمت کے ساتھ سال میں ایک بار نصیب ہوتا ہے لیکن ان نیک تمناؤں کے ساتھ کہ اس

ماحول کی برکتیں

ہمارے ساتھ دائم رہیں گی اور وہ ہم سے بیوفائی نہیں کریں گی وہ عبادت کے رنگ جو ہم نے سیکھے اس رمضان میں اور خصوصاً اس آخری عشرہ میں وہ عبادت کے رنگ ہم سے بیوفائی نہیں کریں گے ان دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ ہم اس خاص ماحول کو الوداع کہنے کے لئے تیرے حضور حاضر ہوئے ہیں ایک یہ لوگ ہیں جو جمعۃ الوداع کا خاص انتظار کیا کرتے ہیں اور خاص ولولوں اور اُمنگوں کے ساتھ خاص آرزوؤں کو اپنے دِل میں جگہ دیتے ہوئے وہ اس خاص موقع پر ان مقدس لمحات کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں

لیکن

حسرت کا مقام

یہ ہے کہ ایک بڑی تعداد اور رنگ میں وداع کرنے کے لئے آتی ہے

-○ وہ الوداع کہنے آتی ہے جمعہ کو۔

-○ وہ الوداع کہنے آتی ہے عبادتوں کو۔

-• وہ الوداع کہنے آئی ہے اللہ کے گھر کو

گویا زبانِ حال سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اے خُدا! یہ چند دن جو تیری عبادت میں ہم نے کاٹے بہ بڑے تلخ تھے۔ بہت بوجھ تھا ہمارے دل پر بڑی مصیبت کی زندگی ہم نے گذاری اس سے زیادہ تُو اور کیا چاہتا ہے جو سجدے کرنے تھے ہم نے کر لئے۔ جو راتوں کو اُٹھنا تھا ہم نے اُٹھ لیا جو تیری خاطر تکلیف برداشت کرنی تھی کر لی

-• اب ہم تجھے الوداع کہنے آئے ہیں۔
-• تیری رحمتوں اور نعمتوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔
-• تیرے گھر کو الوداع کہنے آئے ہیں
-• جمعوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔
-• نمازوں کو الوداع کہنے آئے ہیں۔

لیکن ہماری ایک بات مان کہ یہ آج کی نمازیں ہمارے سارے سال کی نمازوں کی کفیل ہو جائیں۔ آج کی عبادت سارے سال کی عبادت کی ضامن ہو جائے اور اس کی قائم مقام بن جائے۔ پس ہم تجھے رخصت کرتے ہیں۔ جا تُو اور تیرے وفادار عبادت گزار، اب سارا سال ان دونوں کا تعلق قائم رہے لیکن ہم اب تجھے پھر نظر نہیں آئیں گے۔

کچھ وداع کرنے والے ایسے بھی ہیں

وہ منہ سے تو یہ نہیں کہتے لیکن جمعہ کے بعد۔ اس جمعہ کے بعد جب رمضان کے دن گزر جائیں گے اور عام دن آئیں گے تو ان کا عمل ان کی آج کی دعاؤں اور التجاؤں کی یہی تشریح کر رہا ہوگا

وَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (لقمان آیت: ۳۰)

دیکھو تمہارے عمل بظاہر کتنے مقدس کیوں نہ ہوں اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے وہ اعمال کی کُنہ سے واقف ہے وہ تمہارے دلوں کی پاتال تک نظر رکھتا ہے اس لئے زبانیں تمہاری جو بھی کہتی رہیں اعمال کی زبان خُدا سُنے گا اور اسی زبان کے مطابق تم سے سلوک کرے گا۔

پس ایسے وداع کہنے والوں کو میں اس کے سوا کچھ نہیں کہتا کہ دیکھو! اگر تم خُدا سے وفا کا تعلق چاہتے ہو تو اس سے وفا کرو۔ اگر خُدا سے پیار اور محبت چاہتے ہو تو اس سے پیار اور محبت کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی تو نہیں کہ ایکدفعہ اس کے قریب آنے کے بعد پھر دُور بھاگنے کو دل چاہنے لگے وہ تو سب محبوبوں سے بڑھ کر محبوب ہے سب دلنوازوں سے بڑھ کر دلنواز ہے وہ تو ایسا پیارا وجود ہے۔ ایسا محبوب وجود ہے کہ اس کی اور کوئی مثال نہیں ایک ہی تو ہستی ہے جو فقید المثال ہے اور وہ ہمارا رب ہے اس نے

دو طرح کے احسانات

ہم پر ہیں۔
ایک وہ احسانات جو یکطرفہ جاری رہتے ہیں اور مقابل پر خُدا ہم سے کچھ نہیں مانگتا نہ پوچھتا ہے نہ پرواہ کرتا ہے، کافر ہو یا مومن ہر اس کی رحمانیت کے تمام جلووں کے تابع ہمیشہ اس سے فائدہ اُٹھاتا رہتا ہے۔

لیکن جہاں تک دُعا کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کا تقاضا اپنے بندوں سے یہ ہے کہ یہاں دو طرفہ رستہ چلے گا یہ تعلق وہ نہیں ہے جو یکطرفہ چلے اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو تمہیں میری باتوں کو قبول کرنا ہوگا۔ چنانچہ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا

بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

اس

آیت کے دو پہلو

ہیں جو قابلِ توجہ ہیں۔ پہلا ہے اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب بھی میرے بندے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بارے میں تجھ سے سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہوں یہ نہیں فرمایا اُن کو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ اتنا فاصلہ بھی نہیں رہنے دیا جو سوال کو جواب سے دُور کر دیتا یعنی ایسے الفاظ بھی بیان نہیں فرمائے جو سوال اور جواب کے درمیان حائل ہو جائیں فرمایا اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ میں تو کھڑا ہوں سُن رہا ہوں اُن کی بھی کوئی چیز حائل نہیں ہے ان کے اور میرے درمیان۔

یہاں عام سوال کا ذکر نہیں ہے۔ یہ مُراد نہیں ہے کہ جو جس طرح چاہے اپنی غرض سے مجھے آوازیں دیتا پھرے، تلاش کرتا پھرے میں ہر ایک کے قریب ہوتا ہوں۔ اس سوال کی اور اس کے جواب کی

حکمت کی چابی

اس کو سمجھنے کے لئے جو حکمت درکار ہے اس کی چابی سَاَلَکَ کے لفظ میں ہے۔

اے محمدؐ! جب تجھ سے سوال کرتے ہیں تو پھر میں قریب ہوں یہاں لَکَ کا لفظ اگر اُڑا دیا جائے تو یہ آیت اور معنے اختیار کر لے گی اور عام ہو جائے گی اِذَا سَاَلَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ سے مُراد یہ ہے کہ جو بندہ جب چاہے جس طرح چاہے سوال کرے میرے بارے میں ہمیشہ مجھے قریب پائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ فرماتا ہے اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ

اے محمدؐ! جب تجھ سے پُوچھتے ہیں میرے بارے میں، پھر میں قریب ہوں

اس میں

ایک بہت بڑا فلسفہ

بیان فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تلاش کا۔ ہر چیز جس کی دُنیا میں جستجو کی جاتی ہے اس کی جستجو کے اپنے ڈھنگ ہوتے ہیں، اپنے آداب ہوتے ہیں، اپنے اسلوب ہوتے ہیں۔ تیل والے بھی خُدا کی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں جب وہ زمین کی تہ سے تیل کے خزانے دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں دھاتوں کے تلاش کرنے والے بھی جستجو کر رہے ہوتے ہیں اپنے رب کی ایک نعمت کی پانی کی تلاش کرنے والے بھی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں ہیرے، جواہرات کی تلاش کرنے والے بھی جستجو کرتے ہیں لیکن ہر ایک کا اپنا ایک اسلوب ہے اپنا الگ ڈھنگ ہے آوازیں دے کر تو تیل کے زیرِ زمین چشموں کی آوازوں کا جواب نہیں آسکتا۔ ہر دھات کی اپنی ایک آواز ہے اس دھات کی آواز کو سُننے کے لئے اس آواز کو پہچاننے والے آلے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اُن

ماہرین کی ضرورت

ہوتی ہے جو اس فن کو جانتے ہیں اگر ان ماہرین کی طرف رجوع نہ کیا جائے اور براہِ راست لاکھوں کروڑوں انسان بھی تیل کی تلاش میں نکل جائیں یا سونے اور ہیرے جواہرات کی تلاش میں نکل جائیں اُن کو وہ کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک ماہرِ فن سے رجوع کر کے اس علم کو سیکھ نہ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

اے محمدؐ! تو ہمیں اس مقام پر فائز کہ دُنیا کو بتا سکے کہ میں کیسے ملتا ہوں، تیرا

طرف رجوع نہیں کریں گے تو مجھے نہیں تلاش کر سکیں گے، اور جب میری طرف رجوع کریں گے تو مجھے اتنا قریب پائیں گے کہ گویا کوئی بھی بیچ میں حائل نہیں رہا اور میں براہ راست ان کی آواز سن رہا ہوں اور ان کے قریب ہوں اور ان کو میں نے پا لیا ہے۔

اس مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جو ہزاروں لاکھوں انسان

خدا کی تلاش

میں بھٹکتے رہتے ہیں کیوں ان کو خدا کی طرف سے جواب نہیں ملتا؟ انگریزی شعراء میں سے ایک شیلے ہے وہ دہریہ تھا لیکن وہ اپنے متعلق لکھتا ہے کہ میں دہریہ بنا ہوں لیکن پوری تلاش کے بعد۔ میں غاروں میں بھی گیا اور صحراؤں میں بھی گیا اور خوبصورت وادیوں میں بھی گیا اور میں نے اللہ کو پکارا اور کہا اے خدا آ اور مجھ سے بات کر لے لیکن کسی خدا کی آواز مجھے نہیں آئی لہٰذا میں دہریہ بننے میں حق بجانب ہوں۔ اگر وہ شیلی کی تلاش میں اسی طرح نکلتا اور آوازیں دیتا پھرتا کہ اے تیل کے چشمو! میں تمہاری آواز کو سننا چاہتا ہوں مجھ پر ظاہر ہو تو وہ تیل کی حقیقت سے بھی انکار کر دیتا کیونکہ اس نے ان لوازمات کا حق ادا نہیں کیا جو رسومات ایک خاص چیز کی تلاش کے لئے لازمی ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح حال تھا

روس کے خلائی سفر پیما

جب اوپر گئے تو ان میں سے بعض نے بڑی شوخی سے کہا کہ گویا خدا کو آواز دی اور خلائی تحقیقات کی کوئی آواز ان کو نہیں آئی کیا وجہ ہے؟ اول تو خدا کو جو بلانے کا حق ہے اس کی تلاش کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کیا گیا دوسرے وہ سنجیدگی اور خلوص ان آوازوں میں نہیں پایا جاتا تھا جو خدا کو پکارنے کے لئے ضروری ہے

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ میں لفظ عِبَادِیْ میں ایک پیار کا بھی اظہار ہے، ایک شفقت کا بھی اظہار ہے یہ قرآن کریم کا اسلوب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو کوئی خاص انعام عطا فرما رہا ہوتا ہے ان کو۔ اِذَا سَاَلَكَ النَّاسُ نہیں فرمایا کہ جب عوام الناس تجھ سے سوال کریں تو میں قریب ہوں گا فرمایا میرے بندے

میری تلاش کرنے والے

جو حقیقت میں مجھ سے پیار رکھتے ہیں اور میرے بغیر رہ نہیں سکتے یہ ویسا ہی نقشہ ہے جیسے بیقرار ماں اپنے بچے کی تلاش میں نکلی ہو اور وہ بچہ کسی کے پاس چھپ گیا ہو؟ پریشان گریہ و زاری کرتی ہوئی ہر طرف جس طرف اس کا سر اٹھے وہ چلی جائے اور ہر ملنے والے سے پوچھے ہر مسافر سے پوچھے کہ میرا بچہ کہاں ہے؟ جو اس کی بیقراری کی حالت ہوتی ہے اس کا اندازہ کیجئے اور پھر اس آیت کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ جب ایسا بندہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ حاضر ہوتا ہے تو جس طرح وہ مشفق ماں کے پاس بچہ موجود ہو بڑی مسکراہٹ اور شفقت، اور یقین اور اعتماد کے ساتھ کہا کرتا ہے کہ ہاں تیری مراد پوری ہو گئی، تیرا بچہ میرے پاس ہے اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ماں کے سوال کو سن کر بچہ چیخ پڑتا ہے اندر سے اور بیقراری سے بلاتا ہے کہ اے ماں! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں یہاں ہوں تو یہ نقشہ ہے جو اس آیت میں کھینچا گیا ہے کہ تم صحیح جگہ پہنچ چکے ہو میرے محبوب محمد کے پاس آ گئے ہو میں جس کے پاس ہمیشہ رہتا ہوں ایک لمحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوا نہ کبھی اس سے جدا ہو سکتا ہوں۔ پس اے تلاش کرنے والو!

طوبیٰ لکم

مبارک ہو تمہیں، خوشخبریاں ہوں کہ تم صحیح مقام پر پہنچ گئے اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں آ رہا ہوں تمہیں میں تمہیں آواز دیتا ہوں کہ میں موجود ہوں۔

یہ ہے وہ پیارا حصہ (اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ) جس کو سمجھ لینے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کس طرح آپ نے خدا کو پایا؟ کس طرح خدا آپ کے ساتھ رہا اور جتنا تعلق حضرت محمد مصطفیٰ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے بننے کا مضمون بھی بیان فرما دیا گیا اور ساتھ ہی

وسیلے کی حکمتیں

بھی بیان فرما دی گئیں۔ غلط معنی وسیلے کو جو پہنائے جاتے ہیں ان کی نفی بھی فرما دی۔ بعض لوگ جو شرک کرتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے کہ شرک کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں یہ بت ہمارا وسیلہ ہیں۔ فلاں ارباب جو ہیں اللہ کے سوا وہ ہمارا وسیلہ ہیں۔ تم بھی تو وسیلہ پکڑتے ہو تم نے بھی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وسیلہ بنا رکھا ہے تو فرق کیا ہے؟ وہ فرق اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہر دعا محمدؐ کے وسیلے سے کرو۔ محمد مصطفیٰؐ کو پیغام دو وہ آگے مجھے پیغام دیں پھر میں جواب ان کو دوں گا اور وہ تمہیں پہنچائیں گے۔ یہ کوئی شرط نہیں رکھی۔ محمد مصطفیٰؐ کے قرب کا نام وسیلہ ہے، آپؐ سے محبت کا نام وسیلہ ہے، آپؐ سے عشق کا نام وسیلہ ہے، آپؐ کی متابعت کا نام وسیلہ ہے مگر جہاں تک تعلق باللہ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

میں خود براہِ راست

ہر پکارنے والے کی پکار

کا جواب دوں گا اور میرے اور میرے بندے کے درمیان اس سوال و جواب کے دوران کوئی اور وجود حائل نہیں ہو گا۔ ایک تعلق ہے آقا کا بندے سے اور کوئی تیسرا آدمی اس دوران میں اس کے درمیان حائل نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے، فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وہ بھی میری باتوں کا جواب دیا کریں براہِ راست جواب دیا کریں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادتوں کو اپنی عبادتوں کا قائم مقام نہ سمجھیں کہ اے خدا! چونکہ تیرا محبوب رسولؐ جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی، وہ عبادتیں کر چکا ہے وہ تجھے بہت پیارا ہے اس لئے تو ہماری سن لے، اس وسیلے کا انکار کیا جا رہا ہے

فرماتا ہے اس لئے تم اس سے اپنا تعلق جوڑو اور اس کے احسان تلے اپنی روحوں کو دبا ہوا محسوس کرو اپنے سروں کو جھکا ہوا محسوس کرو اس پر درود بھیجو۔ یہ ہے

وسیلے کا مطلب

لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتیں تمہارے کام نہیں آئیں گی اگر تعلق جوڑنے کے بعد ایسا اعمال نہیں کرو گے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے لازماً اس کی متابعت کرنی پڑے گی پیروی کرنی پڑے گی تب اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ ـــــ کا مضمون شروع ہو گا بس فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ میں اللہ تعالیٰ نے جو بندوں سے تقاضے کئے ہیں اس مضمون کو بیان فرما دیا گیا کئی دوسری آیات اس کو اور بھی کھول دیتی ہیں کہ استجابت کے معنی کیا ہیں۔ اس کا خلاصہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے اپنے رب کے تقاضوں کا بہترین جواب دیا۔ پس کسی نبی بعث کی ضرورت کوئی نہیں رہتی۔ خلاصۃً استجابت للہ کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ ان معنوں میں پھر آپؐ وسیلہ بن جاتے ہیں۔ آپؐ کی اللہ تعالیٰ کی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کی محبت، اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ کا پیار، اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ کا خلوص اور عشق اور وارفتگی اور قربانی کا تعلق، یہ سارا مضمون اس میں آجاتا ہے کہ استجابت کس کو کہتے ہیں؟ پس اگر استجابت کا حق انسان ادا کرے گا تو

اللہ تعالےٰ کا وعدہ

ہے کہ میں اس کی پکار کو ضرور سنوں گا اور جب خدا وعدہ کرتا ہے تو اس وعدے کو لازماً پورا کیا کرتا ہے۔

اس کا ایک اور پہلو بھی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا کسی اور انسان کے وسیلہ ہونے کا۔ وہ پہلو یہ ہے کہ دو قسم کی دُعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں۔ ایک براہِ راست دعا اور ایک اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کی دُعا اپنے پیاروں کے لئے یا اپنی طرف رجوع کرنے والوں کے لیۓ۔ ان دونوں دُعاؤں کا فلسفہ اس آیت میں بیان فرما دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میں تم سے اجابت کا معاملہ اس شرط پر کرتا ہوں کہ تم میری باتیں مانو اگر میرے بندے، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی باتیں نہیں مانو گے تو ان سے جو دُعائیں تم کرواؤ گے وہ بھی قبول نہیں ہوں گی۔ کیونکہ

یہ بنیادی اصول ہے

جو اصول میں نے اپنے لیے مقرر کیا وہی اپنے پیارے کے لیے مقرر فرما دیا ہے مجھ سے تعلق رکھو گے، میری باتوں کا جواب دو گے، میری باتوں کو تسلیم کرو گے تو میں تمہاری سنوں گا اور اگر دوسرے رستے سے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرو گے تو میں اس دھوکے میں نہیں آؤں گا۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی اگر تمہارے لئے دُعا کریں گے لیکن تم نے ان کی باتیں نہیں مانی ہوں گی تو میں ان دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا۔

چنانچہ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ -

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ (التوبہ آیت: ۸۰)

کہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو میں اس استغفار کو قبول نہیں کروں گا۔ اب تعجب کی بات ہے بظاہر یوں لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گویا قدر کم ہو رہی ہے کہ اتنا

عظیم الشان رسولؐ

اتنا پیارا جس نے اپنی ذات کو ضم کر دیا ذات باری تعالےٰ میں، اس کو خدا فرما رہا ہے کہ ستر مرتبہ بھی تُو نے دُعائیں کیں ان کے لیے تو میں نہیں سنوں گا، لیکن اصل مفہوم کو لوگ نہیں سمجھتے۔ یہ وہی مضمون چل رہا ہے جو اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ میں بیان ہوا تھا اور اس کے بعد خدا نے فرمایا تھا —

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ کہ دُعائیں سنوں گا لیکن استجابت تو کرو پہلے۔ میری باتوں کا بھی تو کچھ خیال کیا کرو تم یکطرفہ ہی سناتے رہو گے۔ ہمیشہ یکطرفہ رحمتوں کا دور بہت وسیع ہے وہ تمہیں مل چکی ہیں ساری رحمانیت کی چادر تمہارے اوپر چھائی ہوئی ہے اور اسی کے سایہ تلے تم پرورش پا رہے ہو۔ ساری ربوبیت کا فیض تمہیں پہنچ رہا ہے۔ لیکن یہ وہ مقام ہے جہاں اب معاملہ دونوں طرف سے جاری ہوگا۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ میری باتیں مانا کرو اور یہی مضمون آگے چلتا ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ بیان کرنا چاہتا ہے کہ اسے محمد اپنی رحمت اور شفقت کے نتیجے میں ان کیلئے دعائیں مانگ رہا ہے، ان کے لئے بیقرار ہو رہا ہے، ان کے لیے اپنی جان کو ہلاک کر رہا ہے لیکن

میں ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہوں

وہ تیری باتیں نہیں مانتے، تیری طرف توجہ نہیں کرتے، حقیقت میں تجھ پر ایمان نہیں لاتے، تجھ سے محبت نہیں رکھتے۔ اس لیے تیری محبت کا تقاضا یہ ہے تیرا تیرے سے پیار اور خاص مقام کا تقاضا یہ ہے کہ میں ان دعاؤں کو رد کر دوں جو ان ناشکرے لوگوں کے لئے تُو کرتا ہے۔

پس دعائیں چاہے براہ راست کی جائیں چاہے بالواسطہ کروائی جائیں تو یہ بنیادی فلسفہ ہے جس کو قبول کر کے دُعا کرنیوالا کروانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا یہی مضمون خلافت کے ساتھ تعلق میں بھی ہے۔ بیشمار لوگ میں نے دیکھا حضرت مصلح موعود کو خط لکھا کرتے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خط لکھتے تھے، مجھے بھی لکھتے ہیں میری ذات کی کوئی حقیقت نہیں۔ ناقابل بیان ہے وہ کیفیت جب میں اپنی ذات پر غور کرتا ہوں اور اپنی بے بسی کو پاتا ہوں اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اللہ ہی جانتا ہے کہ میرے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے منصب خلافت پر مجھے مقرر فرمایا اور اس منصب کی خاطر لوگ مجھے دعا کیلئے لکھتے ہیں ان کو

میں بتانا چاہتا ہوں

کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے۔ اسی سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ یعنی خلیفہ وقت کی دُعائیں اس کیلئے قبول نہیں کی جائینگی۔ اُسی کیلئے قبول کی جائینگی جو خاص اخلاص کیساتھ دعا کے لیۓ لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں آپ کی اطاعت کروں گا ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے۔ ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا، اور پھر بھی قبول ہو گئی۔ ابھی لکھی جا رہی تھی دعا تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دُعا قبول ہو رہی تھی بعض دفعہ دعا نہی بھی نہیں تو وہ دُعا قبول ہو جاتی ہے۔

اس لیے یہ ایسا ایک بنیادی اصول ہے جسکو ہمیشہ
ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہیئے

اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق رکھتا ہے اپنے محبوب آقا سے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ساری دُعائیں ہمیشہ کے لئے ایسے اُمتیوں کے بیلئے سنی جائیں گی۔ اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے

مافظ اپنے عہد کو نباہتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کے لیے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ ان کی دعائیں بھی سنی جائیں گی اس کے دل کی کیفیت ہی دعائیں بنا کرے گی۔

پس اللہ تعالیٰ جماعت کو حقیقت دعا کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے دعا کا مضمون تو بہت وسیع ہے، لیکن صرف اسی پر میں اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رب سے سب سے پہلے وفا کا تعلق عطا کرے یعنی خود اپنی ذات سے وفا کا تعلق عطا کرے۔ آمین۔ یہ جمعہ

جمعۃ الوداع

انہی کے لیے برکت کا موجب ہے جو جمعہ کو وداع کہنے نہیں آئے بلکہ آج کے دن کے خاص ماحول کو بڑی حسرت کے ساتھ وداع کر رہے ہیں یہ انہیں کے لیے بابرکت ہوگا صرف جو مسجدوں کو وداع کہنے کے لیے نہیں آئے بلکہ اس مسجد کے آج کے خاص ماحول کو روتے ہوئے رخصت کرتے ہیں ورنہ وہ روز صبح شام پانچ وقت اپنے رب کے حضور حاضر ہوا کریں گے ہر اذان پر ان کا دل مچلا کرے گا ہر دوسرے کام سے ان کو نفرت ہو جایا کرے گی اور دل اٹک جائے گا مسجد میں اور چاہیں گے کہ وہ مسجد میں پہنچیں اور اپنے رب کے حضور حاضر ہوں۔

- آج کا جمعہ بھی ان کا جمعہ ہے
- آج کی دعائیں بھی ان کی دعائیں ہیں
- آج کی مسجد بھی ان کی مسجد ہے

اور یہ تینوں چیزیں ہمیشہ ان کے ساتھ وفا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا

"گزشتہ جمعہ میں نے تحریک کی تھی جماعت کے سامنے ایک خاص دعا کی، کہ بہت سے مقدمات ہیں جن میں معصوم احمدی یا جماعت من حیث الجماعت ملوث کی گئی ہے اور بڑی دیر سے وہ جماعت کیلئے اور ان افراد کے لیے پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں ان کیلئے خاص طور پر دعا کریں اُس وقت ایک خاص مقدمہ بھی میرے ذہن میں تھا، اور خاص طور پر میرے پیش نظر تھا جو چند دن تک پیش ہونے والا تھا اور اس کے لیے خاص طور پر گھبراہٹ اور پریشانی تھی۔ تو میں

آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور اپنے فضل سے اس مقدمے میں اس ملوث معصوم شخص کو نجات بخشی۔

بہت، اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم آیت: ۸)

کا وعدہ حاصل کرنے کے لئے اتنا شکر کریں اس مقدمے کے متعلق کہ جس طرح وہ بادشاہ جسکے سامنے ایک شخص حکمت کے ساتھ باتیں کر رہا تھا تو ہر دفعہ اس کے منہ سے "زِہ" نکل جاتا تھا اور ہر دفعہ "زِہ" نکلنے کے اوپر اُس کا وزیر اس کو اشرفیوں کی تھیلی دیدیتا تھا۔ یہ اتنی دفعہ ہوا کہ بادشاہ نے وزیر سے کہا یہ اتنا حکیم، اتنا عقل والا انسان ہے کہ اگر میں اس کے پاس اور ٹھہرا رہا تو میرا خزانہ خالی ہو جائے گا۔ میرے منہ سے "زِہ" نکلنا ہی نکلنا ہے یعنی تعریف کا کلمہ کہ کمال کر دیا تم نے۔ اور حکم یہ تھا وزیر کو کہ جب زِہ کہوں اس کو اشرفیوں کی تھیلی دیدو۔ اس نے کہا چلو رخصت ہوں ورنہ یہ بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔

پس ہم آپ شکر کریں خدا کا، ایسا شکر کہ ہر دفعہ رحمت باری کے منہ سے زِہ نکلے۔ لیکن یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خدا کی رحمتوں کو کوئی لوٹ نہیں سکتا۔ اس کو یہ جگہ چھوڑ کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں۔ ازلی، ابدی طور پر اگر ساری مخلوقات خدا کے پیار کو حاصل کر کے اس کی رحمت سے "زِہ" کا ہدیہ وصول کرتی رہیں تب بھی اُس کے خزانے ختم نہیں ہوں گے۔ پس اس یقین کامل کے ساتھ

اپنے شکر کے مقام کو بڑھائیے

تاکہ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا وعدہ ہمارے حق میں ہمیشہ پورا ہوتا رہے آمین

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا

احباب صفیں درست کر لیں اور شانے سے شانہ ملائیں

دینی امتحان خدام و اطفال

خدام و اطفال کے دینی امتحان کے سوالنامے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں مقررہ تاریخ پر امتحان لے کر جوابی پرچہ جات مرکز کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ بر وقت نتیجے کا اعلان کیا جا سکے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آئیے! محاسبہ کریں

۱۔ کیا آپ کی مجلس کے تمام خدام نماز باجماعت کے پابند ہیں؟
۲۔ کیا آپ کے گھروں میں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی آواز آتی ہے؟
۳۔ کیا آپ تمام بھائی السلام علیکم ایک دوسرے سے کہہ کر الفت و محبت بڑھاتے ہیں؟
۴۔ کیا آپ کی مجلس میں تربیتی اجلاسات باقاعدہ منعقد ہو رہے ہیں؟
۵۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کونسی کتاب آپ کے مطالعہ میں ہے؟ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے۔

مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● عزیز جمیل احمد سلمہ پسر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش کا ایل ایل بی فورتھ سمسٹر کا اور عزیز ضیاء احمد سلمہ ابن مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش کا ایم ایس سی فزکس فائنل کا امتحان شملہ میں ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے۔
● مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی بڑی بیٹی امۃ القدیر سلمہا جمشید پور کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے صحت کاملہ کے لیے۔ ● محترمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب مرحوم حیدرآباد اپنے داماد سیٹھ بشیر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ نعیمہ اور ان کے بچوں کی صحت و تندرستی کے لیے و درازی عمر کے لئے اور خادم دین بننے کے لئے نیز اپنی صحت و تندرستی کے لئے۔ موصوفہ نے ۲/۰ روپے اعانت بدر بھجوا دئیے ہیں۔ ● عزیز عبد الباسط ابن مکرم محمد یونس صاحب آف بھدرک اڑیسہ ایک عرصہ سے جلدی بیماری میں مبتلا ہیں شفائے کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

قسط سوم

چودہویں صدی کی اہمیت اور پندرہویں صدی کی خصوصیت

تقریر محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان برموقعہ جلسہ سالانہ ۔۔۔ ۱۹۸۱ء

(۳) حدیث میں ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ راس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث کرتا رہے گا۔

ہر صدی کے مجددین کی فہرستیں شائع شدہ علمائے کرام اس حدیث کی روشنی میں یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ چودھویں صدی کا مجدد حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ چنانچہ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان قنوجی ثم بھوپالوی نے لکھا ہے

”بر سر مائہ چہار دہم کہ دہ سال
کامل آں را باقی است اگر ظہور
امام مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ
صورت گرفت پس ایشاں
مجدد و مجتہد باشند“
(حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ)

ترجمہ:۔ چودہویں صدی کے سر پر جس میں اب دس سال باقی رہ گئے ہیں اگر حضرت امام مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوا تو وہی اس صدی کے مجدد بھی ہوں گے۔

(۴)۔ ایک اور روایت النجم الثاقب میں یوں آتی ہے۔

”قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا مضت
الف ومائتان واربعون
سنۃ یبعث اللہ المھدی“
(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۹)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گذر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

اسی طرح ایک روایت حضرت جعفر بن محمد سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیف تھلک امۃ
انا اولھا واثنا عشرین
بعدی من السعداء واولی الالباب
والمسیح ابن مریم آخرھا۔
(اکمال الدین صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ:۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس میں شروع میں میں ہوں اور میرے بعد بارہ نیک اور عقلمند لوگ ہوں گے (یہ مجددین کی طرف اشارہ ہے) اور آخر میں حضرت مسیح ابن مریم ہوں گے

یہ روایت معتبر شیعہ لٹریچر میں آتی ہے اور شیعہ لٹریچر میں امت محمدیہ کے خلفاء کی مشابہت امت موسوی کے خلفاء کے ساتھ بھی تسلیم کی گئی ہے۔

ملاحظہ ہو نور الانوار صفحہ ۵۶

موسوی سلسلہ کے خاص خلفاء کے بعد چودھویں صدی کے سر پر مسیح ابن مریم کی طرح امت محمدیہ کے آخر میں آنے والے کا نام بھی مسیح ابن مریم رکھا گیا ہے۔ اور اس کی آمد بھی بارہ سعداء اللہ اور نیک اشخاص کے بعد بیان کی گئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح ابن مریم یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بھی چودھویں صدی کے شروع میں آنا تھا۔

(۵)۔ احادیث میں بیان کردہ علامات کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعود نے غلبہ عیسائیت کے وقت آنا تھا کیونکہ ان کا کام یکسر الصلیب بتایا گیا تھا جیسا کہ فرمایا۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم
فیکم وامامکم منکم یکسر
الصلیب ویقتل الخنزیر الخ
(بخاری شریف)

ترجمہ:۔ اے مسلمانوں تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم کا ظہور ہوگا وہ آنے والا ابن مریم تم ہی میں سے تمہارا امام ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ محدثین نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے غلط عقائد کا ابطال ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ علامہ بدر الدین العینی شرح صحیح بخاری میں کہتے ہیں

فتبین لی ھنا معنی من الفیض
الالٰھی وھو ان المراد منا
کسر الصلیب اظھار
کذب النصاریٰ حیث

ادعوا ان الیھود صلبوا
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
علیٰ خشب فاخبر اللہ تعالیٰ
فی کتابہ العزیز بکذبھم
وافترائھم

یعنی اللہ تعالیٰ کے فیض سے مجھ پر یہ معنی منکشف ہوتے ہیں کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے کیونکہ وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ یہود نے مسیح کو کاٹھ پر لٹکا کر مصلوب کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ یہ ان کا جھوٹ اور افتراء ہے کہ مسیح صلیب پر مارے گئے تھے۔ اس کے آگے لکھتے ہیں۔

”کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دین کو جو خود ان کا دین ہوگا
الدین الحق ثابت کریں گے الذی
ھو نزل لہ اظھارہ وابطال
بقیۃ الادیان یعنی وہ دین
جس کے غالب کرنے اور باقی
دینوں کو باطل ثابت کرنے کے
لئے نازل ہوں گے“
(عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۸۸
مطبوعہ دوم)

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ عیسائیت کا غلبہ تیرہویں صدی ہجری کا آخری اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اس لئے ان احادیث کا تقاضا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام تیرہویں صدی کے آخر یا چودھویں صدی کے آغاز میں ہر صورت میں ظاہر ہوتے۔ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں علمائے عظام و بزرگان امت نے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ تیرہویں صدی میں امت محمدیہ کی ضلالت اپنی انتہاء کو پہنچ جائے گی۔ اور اصلاح امت تیرہویں صدی کا آخر یا چودھویں صدی کے شروع میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل بزرگوں کے اقوال قابل غور ہیں۔

(الف) اہل سنت والجماعت کا مشہور امام حضرت ملا علی قاری نے حدیث الآیات بعد المائتین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

یحتمل ان یکون اللام فی المائتین
للعھد ای بعد الالف وھو وقت
ظھور المھدی۔
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۵۹)

یعنی اس حدیث میں المائتین میں الف لام عہد کا ہے کہ دو صدیاں ہجری جبکہ ایک ہزار سال گذرنے کے بعد شمار کی جائیں گی گویا بارہ سو سال بعد (تیرہویں صدی میں) نشانات ظاہر ہوں گے۔ اور وہی ظہور مہدی کا وقت ہے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۹۳ میں اسکی یہی تشریح کی ہے اور نواب صاحب موصوف نے تمام پیشگوئیوں اور علامات و نشانات کا جائزہ لیکر لکھا ہے۔

بعض مشائخ اور اہل علم کے نزدیک امام مہدی کا ظہور بارہ سو سال ہجری کے بعد ہوگا لیکن تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کرے گا۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

(ب)۔ علامہ الشعرانی المتوفی ۹۷۶ھ ہجری نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے۔

مولدہ لیلۃ النصف من
شعبان فی سنۃ خمسین ومأتین
بعد الف
(بحوالہ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار)

کہ امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش ۱۲۵۰ ہجری میں ہوگی۔

(ج)۔ دہلی کے نواح میں آج سے آٹھ سو سال پہلے ایک باکمال صاحب کشف و کرامات بزرگ حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں ان کا ایک مشہور فارسی قصیدہ ہے جس میں آخری زمانہ کے حالات لکھے ہیں اور اپنے کشف کی بناء پر خبر دی ہے کہ بارہویں صدی ہجری گذرنے کے بعد عظیم انقلابات آئیں گے اور پھر حضرت امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

غین و رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ بیداد
درمیان و کنار مے بینم
چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
(الاربعین فی احوال المہدیین از حضرت شاہ اسمٰعیل)

ترجمہ: بارہ سو سال گذرنے پر عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں (بارہ سو سال کے بعد) درمیان میں اور کنارے کناروں میں بہت فتنے اٹھیں گے۔ اور جنگ ہوگا اور ظلم ہوگا۔

جب موسم خزاں (جو بارہ سو سال کے بعد یعنی تیرھویں صدی کا موسم خزاں ہوگا۔) گذر جائے گا تو پھر چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا۔ یعنی جو بروقت ظہور کرے گا۔ اور وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا اور دونوں صفات کا مظہر ہوگا اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔

(د) حضرت حافظ برخوردار صاحب جو چٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے ان کی وفات ۱۱۳۰ھ ہجری میں ہوئی تھی اپنے زمانہ کے بہت بڑے بزرگ تھے انہوں نے اپنی کتاب "انواع شریعۃ" میں پنجابی زبان میں مندرجہ ذیل پیشگوئی فرمائی :-

پیچھے اک ہزار تئیس ہجری سی گذرن سال
حضرت مہدی ظاہر ہو　　کمالے
حضرت مہدی دی جد عمر ہوئی چالی سال
تدوں خروج کریسی اپنا شاہی دا اقبال

(ھ) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ولادت ۱۱۱۴ھ ہجری وفات ۱۱۷۶ھ ہجری ظہور مہدی کی تاریخ اعداد کے لحاظ سے لفظ چراغ دین میں بتاتے ہیں اور چراغ دین کے اعداد کے لحاظ سے ۱۲۶۸ھ ہجری بنتی ہے۔ تفصیل یوں ہے

چ ۔ ر ۔ ا ۔ غ ۔ د ۔ ی ۔ ن
۳ ۔ ۲۰۰ ۔ ۱ ۔ ۱۰۰۰ ۔ ۴ ۔ ۱۰ ۔ ۵۰
میزان = ۱۲۶۸۔ چنانچہ نواب صدیق حسن صاحب نے حجج الکرامہ میں لکھا ہے ترجمہ از فارسی :- کہتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی کی تاریخ لفظ چراغ دین میں پائی۔ اور جمل کے لحاظ سے اس کا عدد ۱۲۶۸ بنتا ہے۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کشفی آنکھ حضرت امام مہدی کو قریب آتے دیکھ رہی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنی مشہور کتاب التفہیمات الالٰہیہ میں بڑے واضح الفاظ میں تحریر فرمایا۔

علمنی ربی جل جلالہ ان القیامۃ قد اقتربت و المھدی تھیأ للخروج۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱)

مجھے میرے رب جل جلالہ نے بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔

(ی)۔ امروہہ کے نامور عالم مولانا سید ظہیر الحسن صاحب امروہی نے لکھا ہے

درین چہار دہمی ہجری واقف از علوم تصوف بر ما پیدا شد کہ آمد آمد حضرت مہدی و مسیح است۔

(التادیل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم)

اس چودھویں صدی ہجری میں علوم تصوف سے واقف اعتبار اور مستند عالم نایاب ہیں۔ اسی واسطے کہ اب حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آمد ہے۔

(ز) مولانا سید عبد الحی صاحب بنارسی اپنی کتاب حدیث الغاشیہ میں لکھتے ہیں۔

"اتنی بات تو ضرور ہے کہ علامات بعیدہ ان کے ظہور کے سب کے سب گذر گئے علامات قریبہ نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت ظہور کا اب بہت قریب آگیا ہے واللہ اعلم"

آگے جا کر اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"اب چودھویں صدی آگئی ہے چھ ماہ گذر گئے ہیں۔ اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھئے کون سے طاق سال سے تشریف لاتے ہیں۔ بعض اہل نجوم کہتے ہیں اس صدی کے سال ہشتم میں ظہور کریں گے خدا ایسا ہی کرے۔"

(حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیہ والغاشیہ صفحہ ۲۴۵ و صفحہ ۲۵)

(ح) حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی حنفی سجادہ نشین رامپور اپنی کتاب حقیقت گلزار صابری مطبوعہ ۱۳۰۴ھ ہجری میں لکھتے ہیں کہ

"ابو ظفر بہادر شاہ ظفر کا عہد حکومت ظلم و ستم سے پر تھا جس کی طرف عرب و عجم کے اقطاب و ابدال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور توجہ کیا اور اسکے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء میں مغلیہ حکومت کے آخری تاجدار سے بادشاہت چھینی گئی۔ اور اسے معزول کر کے قید فرنگ میں دے دیا گیا۔"

اس سلسلہ میں مزید آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"قوم فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے گی کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے گو ترقی پکڑے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے گی۔

(بحوالہ چودھویں صدی کی اہمیت مؤلف مولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ ۱۶۰)

آپ نے جہاں امام مہدی علیہ السلام کے زمانے کے قریب آنے کی اطلاع کی ساتھ ہی یہ بھی خبر دی کہ امام مہدی اور موعود مسیح ہندوستان میں آئیگا۔ کیونکہ تبدیلی حکومت کا انقلاب ہندوستان میں لایا گیا۔

(ط) تیرھویں صدی کے مجذوب حق حضرت سید گلاب شاہ صاحب لدھیانوی کی نسبت میاں کریم بخش صاحب جمال پوری کا ایمان افروز بیان جو حسب ذیل ہے۔

"میرے گاؤں میں جمال پور ضلع لدھیانہ میں واقع ہے ایک بزرگ مجذوب باخدا آدمی تھے جن کا نام گلاب شاہ صاحب تھا میں ان کی صحبت میں اکثر رہتا تھا اور ان سے فیض حاصل کرتا تھا اور اگرچہ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا تھا اور مسلمان کہلاتا تھا لیکن میں اس امر کے اظہار سے نہیں رک سکتا کہ درحقیقت انہوں نے مجھے طریق اسلام سکھایا اور توحید کی طرف اور پاک راہ پر قدم جمایا اس بزرگ درویش نے ایک دفعہ میرے پاس بیان کیا کہ عیسیٰ جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آکر .... میں نے اُن سے پوچھا کہ عیسیٰ جوان تو ہوگیا مگر وہ ہے کہاں؟ انہوں نے کہا بیچ قادیان کے (یعنی قادیان میں) تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تیس کوس کے فاصلہ پر ہے اس جگہ عیسیٰ کہاں ہے .... انہوں نے فرمایا وہ قادیان بٹالہ کے پاس ہے اس جگہ عیسیٰ ہے اور جب انہوں نے فرمایا تھا کہ عیسیٰ قادیان میں ہے اور اب جوان ہوگیا ہے تو میں نے انکار کی رو سے ان کو کہا کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا تو آسمان پر زندہ موجود ہے اور خانہ کعبہ پر اترے گا۔ یہ کون عیسیٰ ہے جو قادیان میں ہے اور جوان ہوگیا ہے اس کے جواب میں بڑی نرمی اور سکوت کے ساتھ بولے اور فرمایا کہ وہ بیٹا جو مریم کا تھا وہ مرگیا ہے پھر وہ نہیں آئے گا۔ اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا اور پھر انہوں نے تین مرتبہ خود بخود کہا کہ وہ عیسیٰ جو آنے والا ہے اسکا نام غلام احمد ہے۔ (نشان آسمانی صفحہ ۲)

آیات قرآنی۔ احادیث نبویہ اور ارشادات بزرگان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کو چودھویں صدی میں ظاہر ہونا تھا۔ احباب کرام یہ ضروری تھا کہ نشانات کے ظاہر ہونے پر امام مہدی علیہ السلام بھی ظاہر ہو جائے چنانچہ ہم یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ امام مہدی عین وقت پر ظاہر ہوا اور انہوں نے ظاہر ہو کر فرمایا :-

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پہ
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار　(باقی)

مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

درج ذیل جماعت ہائے احمدیہ سے بھی رمضان المبارک کے روحانی پروگراموں پر مشتمل رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کے باعث ادارہ ان کو شائع کرنے سے معذرت خواہ ہے اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو رمضان المبارک کے برکات سے نوازے۔ آمین۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ رشی نگر۔ (کشمیر) گلبرگہ۔ یادگیر اور ہبلی (کرناٹک)

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

● ۔ مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش بیمار ہیں احباب جماعت ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ موصوف کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔ (قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● ۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب مع اہل و عیال صحت و سلامتی کیلئے ● ۔ مکرم سید عبد الغنی صاحب مع اہل و عیال صحت و سلامتی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

● ۔ عزیزہ نجمہ سلمہا (نواسی محترمہ بی بی فاطمہ صاحبہ) کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے۔

● ۔ مکرم سید عبد الرفیع صاحب کی صحت و سلامتی اور بی ایس سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے ● ۔ مکرم محمد اعظم صاحب ولد سیف علی صاحب آف چارکوٹ کی ۹ ۸ ۸۲ کو شادی ہوئی ہے موصوف نے اپنی شادی میں مبلغ ۱۲۶/- روپیہ شادی فنڈ اور اعانت بدر کے علاوہ بعض اور مدات میں بھی ادا کئے ہیں شادی کے بابرکت ہونے اور ثمرات حسنہ کے لئے ● ۔ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب مرحوم حیدر آباد اپنے لڑکے ابراہیم محی الدین کیلئے دینی و دنیاوی ترقیات اور شادی مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

منقولات

(۱)

ایسی مفتریانہ کوششوں سے ہمیشہ جماعت احمدیہ کے وقار میں اضافہ ہوا ہے

نوائے وقت نے اپنے منہ پر چڑھایا ہوا شرافتِ تحریر کا جعلی نقاب خود ہی تار تار کرنا شروع کر دیا

سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ اعلیٰ پولیس افسر کا مکتوب — بلا تبصرہ

"معلوم ایسا ہوتا ہے کہ نوائے وقت کا والی ان دنوں کچھ زیادہ ہی مبتلا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے [illegible] جیسے ماتحتی عملہ سے کھینچ کر ایسی بے سروپا اور واہیات خبریں چھاپنی شروع کر دی ہیں جن کی ابتداء جھوٹ سے ہوتی ہے اور انتہا خفگی پر ___ اور وہ بھی وطن عزیز کی ایک ایسی باوقار و معزز مذہبی جماعت کے عقائد [illegible] اختلاف کے باوجود پاکستان کا کوئی سعید الفطرت شہری اُس کی حُبِ وطن۔ اُس کی شرافت اُس کے اسلامی طرزِ زندگی اور اُس کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر کسی قسم کی حرف گیری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

میرے اس کربناک تاثر کا باعث ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء کے "نوائے وقت" کے صفحہ اول پر شائع کی جانے والی وہ سراسر جھوٹی اور لغو خبر ہے جس کی اشاعت کے بعد ہو سکتا ہے جماعت احمدیہ کے مخالف (بعض کم سواد حلقوں میں) اسکی معمول سے چند کاپیاں زیادہ فروخت ہو گئی ہوں اور شاید بعض مذہبی چرب زبان حلقوں کی طرف سے کچھ "واہ واہ" بھی حاصل ہو گئی ہو۔ لیکن جہاں تک میں نے اُس کے تاثرات ردِ عمل کا مشاہدہ کیا ہے۔ اُس نے یہ حرکت کر کے مجاہد صحافت حمید نظامی مرحوم و مغفور کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔ مجھے تو یہ خبر پڑھ کر یوں محسوس ہوا جیسے یہ اخبار اچانک عالمِ بالا سے اوندھے منہ تحت الثریٰ میں آن گرا ہو۔

[illegible] تو یہی بات ناقابلِ فہم ہے کہ جس جماعت سے عقائد کے اعتبار سے آپ کا کوئی سروکار نہیں بلکہ آپ اُسے سیاسی طور پر اپنے سرکاری دائرہ مذہب سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ اُس کا کوئی فرد اپنے امام کی بیعت کرے یا نہ کرے اُس میں میرے یا آپ کے لئے کیا [illegible] تسلی ہے!

مجھے نہیں معلوم "نوائے وقت" کا متذکرہ نامہ نگار کبھی ربوہ گیا بھی ہے یا نہیں۔ مگر میں دوران ملازمت میں اپنے فرائضِ منصبی کی انجام دہی کے سلسلہ میں کئی دفعہ وہاں آیا گیا ہوں۔ میری احمدیہ انجمن کے بعض ناظر صاحبان سے بھی اچھی واقفیت ہے اور میں دوران ملازمت میں جہاں جہاں بھی تعینات رہا ہوں وہاں کی جماعتوں کے اکابر کے سنجیدہ و باوقار طرزِ معاملہ سے بھی خوب آگاہ رہا ہوں۔ پھر اس خبر کی میں نے ذاتی طور پر اچھی خاصی تحقیق بھی کی ہے۔ لہٰذا میں پورے وثوق سے یہ کہنے کی پوزیشن میں ہوں کہ

۱۔ مرزا رفیع صاحب پر نئے امام کی بیعت کے لئے ہرگز کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ڈالا گیا۔

۲۔ وہ جماعت کے نئے امام کی کبھی کی تحریری اور زبانی بیعت بھی کر چکے ہیں

۳۔ یہ محض افتراء ہے کہ انہوں نے اپنے امام کو چھوڑ کر کسی مولوی عبدالخالق نامی شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ ربوہ کی مسجد مبارک میں عام نمازیں پڑھتے اور اسی طرح مسجد اقصیٰ میں ہونے والی جمعہ کی نمازوں میں بھی شریک ہوتے ہیں جہاں اکثر نمازیں جماعت کے نئے امام پڑھاتے ہیں ___ اور [illegible] یہ بھی سفید جھوٹ ہے کہ انہیں بیعت نہ کرنے کی پاداش میں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس ادارے میں اپنی میعادِ ملازمت پوری کرنے کے بعد فارغ ہوئے ہیں۔

رہ گیا وہ افسانہ جو نامہ نگار نے جماعت کے سابق امام کی دوسری بیگم صاحبہ کے بارے میں تراشا ہے جو درست ہے یا نہ درست۔ سوال یہ ہے کہ اس کا کونسا پہلو خلافِ شرع ہے؟ یا کس پہلو سے تعلیماتِ اسلامی کی خلاف ورزی کا پہلو نکلتا ہے؟ کیا نامہ نگار کو اسلامی ازدواجی زندگی کے اصول و ضوابط سے ذرا بھی آگاہی نہیں؟ کیا وہ خود مسلمان ہے؟ ___ یا ___ اُس کا تعلق کسی ایسے مذہب سے ہے جس میں بیویوں بیٹیوں کا ذکر اسلامی شرم و حیا سے کرنا معیوب و ممنوع ہے؟ ___ اگر تو درست حال یہ ہے تو پھر وہ بے قصور ہے اور معذور بھی کیونکہ [illegible] شخص کو اپنے ہاں کی رسوم و رواج سے [illegible] جائز اور پاکیزہ سے پاکیزہ [illegible] گوارا کرتا ہے۔ لیکن کیا اسلامی صحافت کے علمبردار "نوائے وقت" کا بھی یہی مذہب و مسلک ہے جو اس کے نامہ نگار کا ہے؟ اگر نہیں تو اس نے ذلیل قسم کی حرف گیری کو اشاعت کیوں دی؟

ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے نئے امام کے مسندِ قیادت پر متمکن ہونے کے بعد سے اب تک پچھلے چار پانچ ہفتوں میں جتنی بھی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اُن سب میں ایک بات قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی تھی۔ یہ کہ ان سب میں یہ ایک فقرہ جملہ معترضہ کے طور پر خواہ مخواہ بھی ٹھنسا ہوا تھا کہ جماعت احمدیہ میں انتشار پیدا ہوا ہے ___ جیسے یہ اخبار اپنے سرپرستوں کو یہ تاثر دینا چاہتا ہو کہ ان کی مجبوری اور لغو خبروں سے جماعت ایسی ٹھوس، مربوط اور راسخ العقیدہ جماعت میں نفاق کی دراڑ پیدا ہو رہی ہے ___ "ٹھوک ... بجانے" کی اس احمقانہ کوشش کو بدترین قسم کی خود فریبی کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

اگر اس جماعت کی گذشتہ ۹۳ سالہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ جو (اس کے خلاف) اس قسم کی ذلیل سازشوں سے اٹی پڑی ہے تو ایک غیر جانبدار قاری صرف اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ ایسی مفتریانہ کوششوں سے جماعت احمدیہ کے وقار میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوا ہے اس لئے مجھے امید نہیں کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ان سطحی حرکتوں کا کوئی نوٹس لے گا ___ لیکن "نوائے وقت" کو اپنا محاسبہ ضرور کرنا چاہیئے کہ وہ اس اوّل و آخر مذہبی جماعت کے خلاف اندھے تعصب میں (صرف اس لئے کہ حکومت بعض مصلحتوں یا مجبوریوں کے تحت اُسے روکتی یا ٹوکتی نہیں) منہ اٹھائے کس لائقِ صد نفرین سطح پر آ گیا ہے۔ اور اُس نے سالہا سال سے اپنے چہرے پر شرافتِ تحریر اور سنجیدگیٔ فکر کا جو جعلی نقاب چڑھا رکھا تھا۔ اُسے خود اپنے ہاتھوں ہی سے کیوں تار تار کرنا شروع کر دیا ہے؟"

(بشکریہ لاہور یکم اگست ۱۹۸۲ء)

(۲)

اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر تم اللہ کے حکم کو جھٹلاتے رہو گے۔ توبہ کر کے اللہ پر ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر قہر نازل ہونے والا ہے۔ جب نوحؑ نے اللہ کے حکم سے کشتی تیار کرنی شروع کی تو قوم کے افراد ان کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ ذرا اس دیوانے کو دیکھو خشکی پر کتنی بڑی کشتی بنا رہا ہے۔ اس کشتی کو آخر کہاں لے جایا جائے گا۔ نوح علیہ السلام جانتے تھے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ مگر اُن کی قوم کو نہ اللہ پر ایمان تھا اور نہ رسول کی بات کا کوئی اعتبار۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب طوفان آیا تو پوری قوم غرق ہو گئی۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ نفاق۔ انتشار اختلاف۔ آپس کی جنگ وجدال مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہے۔ اگر مسلمان اس چکر میں پھنس گئے تو نہ صرف ان کی ہوا اکھڑ جائے گی بلکہ تباہی و بربادی ان کا مقدر بن جائے گی یہ وعدہ قیامت تک کے لئے ہے۔ ذرا عالم عرب کو دیکھیئے کیا ان کا نفاق ان کی زبانی اور عملی دشمنی اللہ اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کیا ایسی قوم کو تباہ نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ کی جانب سے صاف اور کھلی وارننگ کے باوجود بھی آپس میں لڑتی ہے۔ یہ بات ہر عرب ملک کو معلوم ہے کہ اسرائیل ان کا دشمن ہے۔ اور ان کے سینہ پر برسوں سے مونگ دلتا رہتا ہے۔ وہ تمام عرب ممالک کو ختم کرنے کا ناپاک ارادہ بھی رکھتا ہے۔ مگر کیا عربوں نے اس دشمن سے لڑنے اس کے مقاصد کو ناکام بنانے اور اس کا خاتمہ کرنے کے لئے کوئی کوشش کی کیا اس زبردست دشمن [illegible] مقابلہ کے لئے جس کی پشت پر امریکہ ہے کسی قسم کی ٹھوس [illegible] ایمان [illegible] ہوا۔ نہیں اس غفلت کا [illegible] کے حکم کو نہیں [illegible] بجا لانے کا نتیجہ [illegible] ہے

کہ اسرائیل کے ایک ہی حملے نے مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ عالم اسلام کو اس سے جو دھچکا لگا ہے اسکی تلافی ایک عرصہ تک بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر عالم اسلام کی بہترین فوج ہوتی ہے تو پھر دل مسلمانوں کو دکھتا کیوں؟ پھر تا لبنان کی جنگ نے مسلمانوں کی عزت اور وقار اور اسی کے رعب و دبدبہ کو ختم کر دیا۔ اس ساری مصیبت کا اصل سبب عالم اسلام کا نفاق ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ یہودی بزدل ہیں وہ مرنے سے گھبراتے ہیں۔ میدان جنگ میں وہ ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ اگر ایسی قوم سے مسلمان ہار گئے ہوں تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کتنے بزدل اور ناکارہ ہونگے۔ اور ان کی ایمانی حالت کتنی خراب ہو گی۔

اللہ پاک نے مسلمانوں سے فرمایا تھا کہ اے مسلمانوں ایک قوم بن کر رہو آپس میں الفت و محبت سے رہو۔ ایک دوسرے کے بھائی کی طرح رہو۔ مگر مسلمان فرقوں میں بٹ کر جیتا ہے دشمنی اور عداوت رکھتا ہے اور اسی لئے مار کھا کر مرتا ہے۔ قرآن مجید کی سچائی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کا فرمایا ہوا خود مسلمانوں کے حق میں پورا ہو کر رہا۔

(ہفت روزہ نشیمن بنگلور)

(۲۴)

ہمیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

اخبار ہند سماچار جالندھر ۱۲ راگست ۱۹۸۲ء کے صفحہ اول پر حضرت شری کرشن کے اوتار دھارن کرنے کے متعلق زیر عنوان ایک نظم شائع ہوئی ہے حقیقت یہ ہے کہ آنے والا آچکا ہے اور قادیان سے ملند ہونے والی وہ آواز اب تمام دنیا میں پھیل چکی ہے اور ایک کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی موعود اقوام عالم پر ایمان لاچکے ہیں آپ نے ہی فرمایا تھا کہ ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے
سر زمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

قبل اسکے کہ ہند سماچار سے وہ نظم پیش کی جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ایمان افروز تحریر پیش کی جاتی ہے جس میں حضور نے بڑی تحدی کے ساتھ کرشن اوتار ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے حضور فرماتے ہیں ”...... میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا...... مجھے مجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت یہ بھی الہام ہوا کہ ”ہے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں بھی لکھی ہے۔“ (لیکچر سیالکوٹ) بس ہندو قوم کو بھی جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھ کر فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ درج ذیل جناب ... صاحب کی نظم ملاحظہ ہو جو ہند سماچار میں شائع ہوئی ہے۔

تم نے گیتا میں خود کہا تھا یا
تم نے ارجن کو تھا یہ سمجھایا
دھرم پر جب زوال آتا ہے
پاپ ہر سمت پھیل جاتا ہے
جب اندھیرا بدی کا چھاتا ہے
ظلم فتنے نئے جگاتا ہے۔
خود میں اوتار لے کے آتا ہوں
اہل ایمان کو میں بچاتا ہوں
کر کے میں ظلم کے قلعے برباد
پختہ کرتا ہوں دھرم کی بنیاد
کیا وہ اقرار یاد ہے تم کو؟
اپنی گفتار یاد ہے تمکو؟
صورت حال اب بھی ویسی ہے
دیر آنے میں پھر یہ کیسی ہے؟
ہر طرف ہو رہا ہے اتیاچار
گرم ہے لوٹ مار کا بازار
نیک انسان ہیں ذلیل و خوار
دھرم بھی بن چکا ہے اک بیوپار
اب نہ ایمان نہ ہی کردار
بکتی ہیں عصمتیں سر بازار

ماتائیں بلک رہی ہیں آج
آبروئیں سسک رہی ہیں آج
سچ ہے بے خبر دم ، ہاتھ ملتا ہے
پاپ ہی پھولتا ہے پھلتا ہے
جو غریبوں کا خون پیتے ہیں
ٹھاٹ سے آجکل وہ جیتے ہیں
جو ہیں قاتل وہ دندناتے ہیں
بے خطا لوگ پکڑے جاتے ہیں
جو غریبوں کو کھا دیتے ہیں
خوب نوچھوں کو تاؤ دیتے ہیں
چاک پھر عصمتوں کے دامن ہیں
ہر طرف سینکڑوں دوشاسن ہیں
اب تو نیکی بدی کی باندی ہے
آج دریودھنوں کی چاندی ہے
جھوٹ پر سچ کا پردہ گیا ہے نقاب
سینہ زوری کا نام ہے انصاف
جو سو لمبہ بہ ہیں ہار جاتا ہے
اب وہی دروپدی کہاتا ہے
بیٹے کرتے ہیں اب گھر دل میں واہ
اور ماں باپ جاتے ہیں بن باس

آج انسان بدل گیا کیسا ۔
اس کا بھگوان بن گیا پیسا ۔
چاپلوسی یہاں تلک پہنچی ہے
بات دیکھو کہاں تلک پہنچی
ظلم جو کنس بن کے ڈھاتے ہیں
کرشن کی طرح پوجے جاتے ہیں
ہر طرف ایک آپا دھاپی ہے
تن ہیں اجلے تو روح پاپی ہے
ہر خوشی سوگ بنتی جاتی ہے
زندگی روگ بنتی جاتی ہے
ہر طرف دھاندلی ہے بد اخلاقی
اب تو کوئی کسر نہیں باقی ۔
بات حد سے گذر چکی اب تو
پاپ کی ناؤ بھر چکی اب تو
بڑھ چکا حد سے بھار دھرتی کا
لٹ چکا ہے قرار دھرتی کا
دامن صبر چھوٹا جاتا ہے
حوصلہ اپنا ٹوٹا جاتا ہے
لے کے اوتار تم کب آؤ گے!
اپنے بھگتوں کو کب بچاؤ گے؟

(ہند سماچار)

تعزیتی پیغامات

سیدنا حافظ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہا کے وصال پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی خدمت میں متعدد غیر از جماعت معززین نے بھی تعزیتی پیغامات بھجوائے ہیں ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہاں درج کئے جاتے ہیں اور سب کا ہی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

۱۔ محترمہ آپا جان قدسیہ بیگم صاحبہ (بیگم اعزاز رسول صاحب) لکھنو آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور داماد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقارب میں سے ہیں پہلے یو پی میں وزارت کے عہدہ پر فائز رہیں۔ پھر ممبر پارلیمنٹ اور اب یو پی اسمبلی کی ممبر ہیں۔

۲۔ محترم پروفیسر محمد فدا حسنین صاحب (ریٹائرڈ ڈائرکٹر آرکائیوز ڈیپارٹمنٹ حکومت جموں کشمیر) آپ قبر مسیح اور حضرت مسیح علیہ السلام کی کشمیر میں آمد کے متعلق اتھارٹی ہیں اور اس بارے میں خصوصی ریسرچ سکالر اور اسی کے متعلق آپ بیش قیمت کتاب کے مصنف بھی ہیں۔ جس کے لئے آپ یورپ میں بھی معروف شخصیت ہیں۔ ۱۹۷۸ء میں بین الاقوامی احمدیہ کانفرنس لندن میں بھی آپ کا قیمتی مقالہ پڑھا گیا تھا جبکہ آپ کسی مجبوری کے باعث شرکت نہ کر سکے تھے! اس افتتاحی اجلاس کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی تھی۔

۳۔ محترم پروفیسر عبد الحمید خان صاحب شملہ آپ ممبر سینیٹ گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر رہیں۔ اور تقسیم ملک سے پہلے ایف سی کالج لاہور میں پروفیسر تھے تقسیم کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ایران وغیرہ کے سفارت خانوں میں متعین رہے پھر پنجاب سروس کمیشن کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو ان کی دس سال کی عمر سے بعد تک ملاقات کا موقعہ پایا اس وقت بھی دیکھا جب وہ پیور سکاؤٹس قادیان کے لیڈر تھے اور احمدیہ مدرسہ کے طالب علم تھے۔ لاہور گورنمنٹ کالج میں طالب علمی کا وقت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ذریعہ ملاقات رہی صاحبزادہ صاحب پروفیسر صاحب کے اس کالج میں شاگرد تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب مرحوم بٹالوی کے ساتھ شملہ میں عجوبل کاسل نام کوٹھی میں پروفیسر صاحب کو چائے نوش کرنے کا موقعہ ملا اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بھی اس میں شامل تھے۔ تقسیم ملک سے پہلے اور بعد بھی بعض اوقات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ قادیان تشریف لاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تقویٰ کی روح پیدا کی ہے اور حضور کی اولاد در اولاد خدمت دین کے لئے ..... وقف ہیں اسکے پروفیسر صاحب معترف ہیں اور آپ کے متعدد اقارب احمدی ہیں۔

۴۔ محترم لالہ رام پرشاد جی بھنڈاری رئیس ویروال ضلع امرتسر موصوف خلافت ثانیہ کے دور سے ہی جماعت کے مداح میں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی روح کو شانتی جنت نصیب کرے اور تمام لواحقین پسماندگان اور جماعت احمدیہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے ...... اللہ تعالیٰ جماعت پر ہمیشہ خلافت کا سایہ قائم رکھے اور جماعت اپنے شاندار مستقبل کی طرف بڑھتی رہے۔

۵۔ محترم ہربنس سنگھ صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اٹارنی امرتسر۔

۶۔ محترم پروفیسر نور الدین صاحب زاہد سری نگر۔ (۷) محترم بال مکند راؤ صاحب جو حیدر آباد میں ایک بڑے ہوٹل کے مالک ہیں۔ اور احمدیت کے مداح ہیں۔ (۸) محترم سورن تنویر صاحب چندیگڑھ (۹)۔ محترم گوردیال سنگھ صاحب بال موضع گوردا سنگا ضلع گورداسپور۔ (۱۰) محترم اوتار سنگھ صاحب گورو نانک واڑہ امرتسر شہر۔ (۱۱) محترم دولت رام صاحب. سیکٹر دال چندیگڑھ ہم ان جملہ معززین غیر از جماعت دوستوں کا قلبی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے انسانی ہمدردی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر بذریعہ ٹیلیگرام اور خطوط کے تعزیت بھیجی۔ فرمائے اللہ تعالیٰ سب کے لئے بہتری اور بھلائی کے سامان پیدا کرے آمین۔

(ادارہ)

—ز—

بقیہ صفحہ اول

فریق تو ترتیب دے کر کام لینا چاہیئے۔ مبلغ کو باہر جا کر جماعتوں کو ان کے حقوق بتانے چاہئیں اور وہاں کی جماعتوں میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ مرکز کی پالیسی کے حوالے سے تربیتی اور دینی امور سرانجام دینے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ ٹھیک چھ بجے شام تشریف لائے۔ آمد کے بعد حضور نے جملہ مدعوئین کے ہمراہ چائے نوش فرمائی اور اس دوران باہر جانے والے مبلغین کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں ساڑھے چھ بجے [illegible] تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد صاحب سرور نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد وکیل التبشیر تحریک جدید مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے مختصر طور پر تقریر کی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی آمد پر حضور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور باوجود مصروفیات کے اس تقریب میں تشریف لائے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ جانے والے مبلغین کو اپنے فضلوں سے نوازے ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور جانے والے مبلغین کا [illegible] اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد وفا کامل وفاداری کے ساتھ نبھانے کی توفیق دے [illegible] فرمائے اور سب مبلغین کو حضور ایدہ اللہ نے [illegible] چھ بج کر پینتالیس منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو [illegible] جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے [illegible] خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا ایسے مواقع پر جو نصیحتیں کی جاتی ہیں اس کا یہ مقصد نہیں کہ نصیحتوں کی کوئی کمی ہے سلسلہ احمدیہ میں کثرت سے کار آمد لٹریچر موجود ہے۔ قرآن کریم، احادیث نبوی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات موجود ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مصلح موعود نے وقف زندگی کا باقاعدہ نظام جاری کیا ہے۔ واقفین کو حضور کے وقتاً فوقتاً ارشادات ملتے رہتے ہیں جو کافی و شافی ہیں [illegible] کوئی نئی بات سوچنے کی بھی گنجائش نہیں۔ اس لئے اس تقریب کا مقصد نصیحت میں اضافہ نہیں [illegible]

[illegible] یادوں کو زندہ کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا جب ایک مبلغ باہر جاتا ہے تو دو قسم کے اندھیرے ہوتے ہیں جن کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک وہ اندھیرے جو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے۔ اس میں کئی قسم کے وہم ہوتے ہیں کہ اس کے پیچھے اس کے خاندان کا کیا بنے گا۔ پھر جہاں جانا ہوتا ہے وہاں بھی حالات کی ناواقفیت کا اندھیرا ہوتا ہے کہ نہ معلوم کس قسم کے لوگ ملیں۔ کیسے حالات پیش آئیں گے۔ حضور نے فرمایا ہر دو قسم کے اندھیروں کا ازالہ دعا سے ہے۔ اللہ کی طرف [illegible] بیداری اور توجہ سے دعا کرنا اندھیرے کو روشنی میں بدل دیتا ہے۔ مبلغین کو دعا کر کے رخصت ہونا چاہیئے اور دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ حضور نے باہر جانے والے مبلغین کے پیچھے رہ جانے والے بچوں کا ذکر فرمایا کہ ایک بڑی کمی یہ رہ جاتی ہے کہ جو بچے باپ کی نگرانی میں پرورش نہیں پاتے ان میں تربیت کا فقدان ہو جاتا ہے۔ ایک زندگی وقف کرنے والے کو یہ ضمانت ملنی چاہیئے کہ اس کی غیر حاضری میں اس کے بچے کی صحیح تربیت ہو گی یہ تحریک جدید کا فرض ہے کہ پوری طرح چوکس رہ کر نگرانی کرے۔ حضور نے فرمایا بچوں کی تربیت میں اگر خدانخواستہ کوتاہی رہ جائے تو میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ یا تو مبلغ کو وقت سے پہلے واپس بلوا لیا جائے یا اس کے بچوں کو اس کے پاس بھیج دیا جائے۔

باہر جا کر مبلغ کو کیا کرنا چاہیئے اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ نئے ملک میں جا کر ایک تو ذاتی اندھیرے کا احساس ہوتا ہے جس طرح [illegible] کوئی شخص باہر سے کمرے میں آئے تو اسے ماحول سے مانوس ہوئے بغیر تیز حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر کرے گا تو کسی چیز سے ٹھوکر کھائے گا۔ اسی طرح مبلغ کو باہر جا کر شروع میں فیصلے آہستہ آہستہ کرنے چاہئیں۔ کرکٹ کے وہ کھلاڑی جو [illegible] کرتے ہیں ان کو اوپنر کے طور پر نہیں بھیجا جاتا [illegible] اوپنر کے طور پر بھیجا جائے تو وہ جلدی آؤٹ ہو جائیں۔ سلسلے کے ہر مبلغ کو باہر جا کر اوپنر کے طور پر کام کرنا ہوتا ہے اور اوپنر کا کام بال کو روکنا اور ہر بال کو تسلی سے کھیلنا ہوتا ہے۔ مبلغ کو جب نیا نیا باہر جا کر کوئی فیصلہ کرنا ہو اور اس کا ذہن مطمئن بھی ہو کہ یہ بات [illegible] ٹھیک ہے جب بھی اسے انتظار کرنا چاہیئے اور مزید دیکھنا چاہیئے اور اپنے فیصلے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔

فائلوں کا مطالعہ کریں

حضور نے فرمایا سب سے بہتر تو یہ ہے کہ یہاں سے جانے سے پہلے فائلوں کا مطالعہ کر کے جائے تو بہت ساری روشنی اسے یہاں ہی سے مل جائے گی۔ حضور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو [illegible] ان میں سے ایک یہ تھا کہ جب مجھے ایک دفعہ وکیل التبشیر مقرر فرمایا تو پہلی ہدایت یہ دی کہ تمام فائلیں پڑھو اور پہلے چند دن اس کے سوا کوئی کام نہ کرو۔ بڑا لمبا فائلوں کا انبار تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور دن رات ایک کر کے چند دن کے اندر اندر میں نے ساری فائلیں پڑھ لیں۔ اس کے نتیجہ میں نہ دفتر [illegible] رپورٹوں کی [illegible] خطرہ کہ دفتر اپنے [illegible] اپنے افسر پر ٹھونس دے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک میں اس دفتر میں رہا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح فیصلوں کی توفیق دی یہ اس کا نتیجہ تھا۔ اصل بات یہ کہ اگر حالات سے واقفیت ہو تو صحیح فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ فائلیں پڑھنے سے مبلغین کا [illegible]

حضور نے فرمایا باہر جانے والا مبلغ [illegible] گرد [illegible] کا ایک گروہ قائم ہو جائے گا جن میں سے بعض تو وہ ہوتے ہیں جو سچی محبت اور اخلاص سے مبلغ اور واقف زندگی سے محبت کرتے ہیں اور مرکز سے آنے والے کا خاص احترام کرتے ہیں اور یہ محبت [illegible] فطرت کا لازمی حصہ ہے کچھ وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو [illegible] خدمت سے قریب آتے ہیں کہ اپنے مبلغ پر [illegible] حاوی ہو سکیں۔ [illegible] فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کس کو [illegible] اس لئے [illegible] کرنی چاہیئے اور جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے اور پھر اپنے گرد کوئی ایک گروہ نہ اکٹھا کرنا اور دوسرے گروہ کو پیچھے دھکیلنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ بلکہ جو گروہ دور ہے اسے حکمت اور محبت سے قریب لائے اور جو قریب ہے اسے دور نہ جانے دے۔ مبلغ کا مقام ہر قسم کی پارٹی بازی سے بالا ہے۔ جہاں ایک فریق کو یہ احساس ہو جائے کہ مبلغ کی ہمدردیاں دوسرے فریق کے ساتھ ہیں وہاں مبلغ کام نہیں کر سکتا۔ حضور نے ایک اور اہم نکتے کی طرف متوجہ فرمایا کہ یہ ایک طبعی بات ہے کہ نیک لوگ ہمیشہ نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور فتنہ پردازوں میں ان کا دل نہیں لگتا لیکن مبلغ کا طرز عمل ذرا مختلف چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں فتنہ پردازوں سے محبت کرنے کی بات نہیں کر رہا یہ تو فطرت کے خلاف ہے لیکن اگر دو فریق محبت میں برابر نہیں ہو سکتے تو انصاف میں تو برابر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے محبت اور انصاف میں فرق کریں۔ انصاف کا دامن کبھی بھی کسی صورت میں ہاتھ سے نہ چھوڑیں [illegible] یہ یقین دلا دیں کہ ان کی جتنی بات صحیح تھی وہ مبلغ نے تسلیم کی ہے اور بے انصافی نہیں ہونے دی۔ اس طرز عمل سے رفتہ رفتہ مبلغ کا ایسا وقار قائم ہو جائے گا جس سے اسے قوت اور عظمت ملے گی اور کچھ دیر کے بعد بیمار دلوں کو آہستہ آہستہ شفا حاصل ہونا شروع ہو جائے گی اور [illegible] مبلغ محبت اور انصاف کو [illegible] کر دے تو [illegible] طرح کی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ محبت کے تقاضے اسلامی قدروں کے مطابق ہونے چاہئیں ذاتی قدروں کے مطابق نہیں۔

حقوق سے آگاہ کریں

حضور نے مبلغین کو ایک اور اہم نصیحت یہ فرمائی کہ باہر کی [illegible] اپنے حقوق [illegible] اور مبلغ ان کو بتاتے بھی نہیں اور [illegible] جماعت کے لوگ [illegible] اس وجہ سے اپنی بات مرکز سے نہیں [illegible] کہ انہیں طریق کار اور اپنے حقوق کا علم نہیں تھا اور بعض مبلغین نے اپنے [illegible] علم سے ناجائز [illegible] اٹھاتے ہوئے انہیں [illegible] جرم ثابت کر دیا [illegible] مرکز کی آنکھ [illegible] دیکھتی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتی ہے [illegible] اور مبلغ خوش ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہو گیا اور جماعت [illegible] اور [illegible] مظلوموں کو [illegible] اللہ کی نظر میں ان کا مقام بلند ہے۔ مبلغ کو جماعت [illegible] یہ فرض ہے کہ [illegible] کیوں نہ ہو [illegible] بتا سکے کہ ان طریق پر [illegible] اور جس طرح

...یہ کہ سلسلے کا دستور ہے بتائے کہ میری معرفت خط لکھو اور اگر ٹھیک ہو تو ایک نقل براہ راست بھی بھجوائے، حقوق کا پوری طرح علم دیئے بغیر مبلغ کا فرض ادا نہیں ہوتا مبلغ سپہ سالار ہوتا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ کو ایک نہایت اہم اور کارآمد بنیادی بات یہ ارشاد فرمائی کہ مبلغ کا منصب سپہ سالار کا ہے۔ سپاہی کا نہیں بہت سے مبلغین کو اپنے منصب سے ناواقفیت کی وجہ سے غلطی لگتی ہے ایک کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو وہ دن رات کام کرتا رہے اور محنت کی انتہا کر دے تو بھی سارا کام خود نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر ایک سپہ سالار ... خود فوج کے آگے آگے چل کر ہر مقابلہ خود لڑے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ مبلغ کا منصب قلعہ فتح کرنے والے سپہ سالار کا منصب ہے اس مقام کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ عجز و انکساری کا یہ مطلب نہیں ... سے غافل ہو جائے اور ... کرنا بھی عجز میں شامل ہے اس لئے مبلغ جاتے ہی یہ جائزہ لے کہ کتنے احباب ہیں جو سپاہی بن چکے ہیں کتنے ہیں جو مبلغ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کو تیار کرے اور سپاہیوں کی ایک فوج بنا دے اس حکمت سے جب کام کرے گا تو فوج در فوج سلسلہ میں داخل ہونے والوں کی تربیت کا بوجھ بھی براہ راست اس پر پڑنے کی بجائے ان سپاہیوں پر پڑے گا جن کے ذریعہ ... سلسلہ ... ہوئے ہوں گے ... سپاہیوں کی تربیت کرنا ... کے ... کی تیاری کرنا یہ مبلغ کا کام ہے۔ حضور نے اس ضمن میں ایک اور بڑی اہم

بات یہ بتائی کہ مبلغ کے مزاج کی بنیادی چھاپ اس کے زیر تربیت افراد پر پڑ جاتی ہے۔ ان پر غلط چھاپ نہ ڈالیں۔ جو مرکز کی چھاپ ہے وہی ہر فرد پر لگنی چاہیئے مبلغ کی اپنی ذات کا عکس نہیں ہونا چاہیئے ورنہ یہ شکل ہو جائے گی کہ ایک جگہ احمدیت کسی طرح کی ہوگی اور دوسرے علاقہ میں اور طرح کی جن باتوں پر مرکز زور دیتا ہے ان پر آپ بھی زور دیں جن باتوں پر مرکز زور نہیں دیتا ان پر آپ بھی زور نہ دیں۔ نیکی میں جو توازن اور اعتدال قائم رکھیں امام وقت سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں اس صورت میں یہ ہوگا کہ جب وہاں کے لوگ یہاں مرکز میں آئیں گے تو یہاں کچھ اور دیکھیں گے اس سے ان کو ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے۔

حضور نے فرمایا مبلغ کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس کی ذاتی کمزوریاں جماعت میں شامل نہ ہو جائیں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو مبلغ چندوں میں سست تھے ان کی قائم کردہ جماعتوں کی جماعتیں چندوں میں سست ہو گئیں جو عبادتوں میں کمزور تھے ان کی جماعتیں بھی کمزور ہیں جس طرز اور طریق کی رہنمائی مرکز کرتا ہے اسی پر عامل رہیں یہی تقویٰ کا اصل مقام ہے اگر آپ کے دل میں یہ خیال آ گیا کہ فلاں معاملے میں مرکز کی چھاپ درست نہیں ہے تو آپ اپنا بھی نقصان کریں گے اور مرکز کا بھی اور ساری جماعت کا بھی

حضور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے کہ اپنے فرائض کو تجھیں اور بہتر رنگ میں ادا کریں اور ان سے کبھی غافل نہ ہوں۔

اسکے بعد حضور نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

بمبئی مشن کے بارے میں ضروری اعلان

(۱) بمبئی مشن میں جو مہمانانِ کرام قیام کی غرض سے تشریف لے جائیں وہ اپنے ساتھ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہاں کے صدر جماعت مرکزی مبلغ یا کسی مرکزی ادارے کا تعارفی خط ضرور لے جائیں۔ ورنہ مبلغ انچارج قیام کی اجازت دینے سے معذرت خواہ ہونگے۔

(۲) مشن میں کیونکہ جگہ کی قلت ہے اسلئے احباب تین دن سے زیادہ قیام نہ فرمائیں۔ اسی طرح فیملی اور مستورات کے ساتھ بھی قیام کی غرض سے مشن میں نہ جائیں البتہ نمازوں اور جمعہ کے لئے تشریف لے جانے کی کوئی ممانعت نہیں۔

(۳) احمدیہ مسلم مشن بمبئی کا ایڈریس ڈاک یا کسی اور غرض کے لئے بغیر اجازت مبلغ انچارج قطعاً استعمال نہ فرمائیں۔

(۴) جو احباب مشن میں قیام فرمائیں ان کو چاہیئے کہ بمبئی لوکل فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب ... مبلغ انچارج کو ادا کر کے رسید حاصل کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

عزیزہ شفیقہ بانو بنت میر عبد الغنی صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم خورشید احمد صاحب ابن عبد الرحیم صاحب گنائی مرحوم کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت تبلیغ نے مسجد احمدیہ بھدرواہ میں آیات مسنونہ کی تلاوت اور مختصر خطبہ کے بعد اعلان نکاح فرمایا اس موقع پر مکرم عبد الرحمان صاحب (جو لڑکی کے نانا ہوتے ہیں) کی طرف سے مبلغ پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ جماعت احمدیہ بھدرواہ

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۱۲؍ ۸۲ء کو بعد نماز مغرب خاکسار کے بڑے برادر نسبتی عزیزم سید یوسف علی صاحب ابن محترم سید محمود علی صاحب مرحوم ساکن کرنول کا اعلان نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ شاہین بنت مکرم حمید اللہ صاحب کرم علی ساکن سکندر آباد کے ساتھ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد نے ریلوے میرج ہال سکندر آباد میں بعوض تین ہزار ایک سو روپے حق مہر کیا اسی رات دلہن کی رخصتی عمل میں آئی اور برات بذریعہ بس سکندر آباد سے واپس کرنول پہنچی۔ بعدہ مورخہ ۱۵؍ اگست کی شام دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کم و بیش چار صد افراد مدعو تھے اور احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی اس موقعہ پر عزیز موصوف کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے باعث برکت فرمائے اور موجب ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

بقیہ اداریہ — صفحہ ۲

بقیہ اداریہ — صفحہ ۲

الفاظ میں بیان فرمایا تھا۔ "ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور یہ عہد کریں گے کہ اے جانے والے! اگر اس دنیا میں تیرے ... نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اس دنیا میں تسکین کے سامان مہیا کریں گے۔" (بدر ۱۲؍ جولائی ۱۹۸۲ء) اس مقدس عہد کے ایفاء کا یہ پہلا اور پُر عظمت نظارہ ہوگا۔ ع فضائے قرطبہ گونج اٹھی پھر اذانوں سے

(عبد الحق فضل)

اخبار قادیان

قادیان — مکرم حمید ظفر صاحب گجراتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو کر امرتسر سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب اڑیشہ کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت ناساز ہے۔ مکرم بہادر خان صاحب ایک عرصہ سے علیل ہیں اور بعض افراد بیمار ہیں سب کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔ ماہ ظہور میں اب تک مندرجہ ذیل احباب جماعت زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے۔

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مع دو بچیوں کے ربوہ سے مکرم عبد السلام صاحب نذیر ربوہ۔ مندرجہ ذیل افریقن نوجوان جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ مکرم عبد الرشید صاحب۔ مکرم محمد احمد صاحب مکرم یوسف بن صالح مکرم یوسف علی صاحب مکرم اسمٰعیل صاحب بلاگا مکرم عمر فاروق صاحب۔ مکرم الحسن بشیر صاحب موگرال سے مکرم ایم۔ سی۔ لطیف صاحب مع اہل و عیال۔ اردو سے مکرم ڈاکٹر پروفیسر محمد سمیع اللہ صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب کھاریاں۔ مکرم نعمت علی صاحب مع فیملی پاکستان سے تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ سب کو روحانی و جسمانی انعامات سے نوازے آمین

(ادارہ)

ہریانہ

کامیابیوں کے تین سال

گزشتہ تین برس ہماری لاثانی کامیابیوں کی آئینہ داری کرتے ہیں۔ عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تدریت مقررہ کے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ کسانوں اور کمزور طبقہ جات کی بہتری کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ بھرپور عوامی تعاون، خوشگوار صنعتی ماحول اور فرض شناس انتظامیہ کی کارکردگی کے زیر اثر حیرت ناک ترقی ہوئی ہے۔

○ خشک سالی کے باوجود زرعی پیداوار ۷۹-۱۹۷۸ء کے ۶۳.۳۴ لاکھ ٹن کے مقابلے ۸۲-۱۹۸۱ء میں ۶۶ لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔ ○ آبپاشی صلاحیت ۱۶.۵۳ لاکھ ہیکٹر سے بڑھ کر ۱۸.۰۴ لاکھ ہیکٹر ہو گئی ہے۔ ○ صنعتوں کی تعداد پہلے کی نسبت دوگنا یعنی ۴۸,۰۰۰ سے بھی زیادہ ہو گئی ہے ○ بجلی کی پیداوار ۸۸۷ میگاواٹ سے بڑھ کر ۱۱۷۴ میگاواٹ ہو گئی ہے ○ ۸۱-۱۹۸۰ ۱.۸۹ کروڑ اور ۸۲-۱۹۸۱ء میں چھ کروڑ پودے لگائے گئے تھے جبکہ امسال بارہ کروڑ پودے لگائے جانے کا نشانہ ہے۔ ○ صاف پانی سپلائی سکیم کے تحت ۲۰۰۰ گاؤں کو پینے کا پانی سپلائی کیا جا رہا ہے جبکہ تین برس پہلے صرف ۱۲۰۰ دیہات کو یہ سہولیات میسر تھیں

○ ہریانہ ملک کی واحد ریاست ہے جس نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں تمام ۵۶۳۴ ہریجن بستیوں میں بجلی کی روشنی مہیا کرائی ۲۲,۰۰۰ ہریجن مکانوں اور ۴۰۰۰ گاؤں کی گلیوں کو بجلی کی روشنی سے منور کیا گیا۔ ○ پسماندہ اور مالی طور پر کمزور لوگوں کی بہبود کے لئے خاص نگم قائم کئے گئے ہیں ○ ریاست کے سبھی گاؤں کو پختہ سڑکوں کے ساتھ ملا کر ایک نیا سنگ میل قائم کیا گیا ہے۔

○ کمزور طبقوں کے لئے دیہی رہائشی سکیم شروع کی گئی ہے۔

ہم نے ملک کو مسلسل شاہراہ ترقی پر گامزن رکھنے کا عہد کیا ہے۔ وزیر اعظم شریمتی گاندھی کا نیا ۲۰ نکاتی پروگرام ترقی کو برق رفتاری دے گا آپ کا "شرمیو جیتے" پیغام محنت کش ہریانوی عوام کے مزاج کے عین موافق ہے اس پیداواری سال کے دوران ترقیاتی سرگرمیوں کو تیز تر بنا کر ہم نے عوامی خوشحالی کے عظیم نشانے کو حاصل کرنا ہے۔

بھجن لعل وزیر اعلیٰ ہریانہ

جاری کردہ :- محکمہ تعلقات عامہ ہریانہ

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD

PH. 275475 RESI. 273403 CALCUTTA 700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE. 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBORD CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET CALCUTTA 700072

"چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: ٹیپسیا ربڑ ورکس

۸۲ ٹیپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام — تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: —

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸

فلکنما

حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹیپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2, TOPSIA ROAD, CACUTTA — 39

تار کا پتہ AUTOCENTRE

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ اسٹاکسٹ

H.M برائے ایمبیڈر ، بیڈفورڈ ، ٹریکٹر H.M

S.K.F بال اور رولر بیرنگس کے ڈسٹری بیوٹرز

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16, MANGOLANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگز

32, SECOND MAINROAD

C.I.T COLONY

MADRAS-600004

PH. NO- 76360

رحیم کاٹیج انڈسٹری

تیار کردہ

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار

بہترین - معیاری اور پائیدار

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17, ARASOOL BUILDING

MOHAMDAN CROSS LANE

MADANPURA

...AY-400008

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ائر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کورز

اور ہیلمٹ کے

مینو فیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

"پندرھویں صدی ہجری اسلام کے غلبہ کی صدی ہے"

:- ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ :-

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۱۴۲

اُستوار ہو کے

تعلّموا الیقین : یقین کو سیکھو

(حدیث)

تمام اعمال کا انحصار یقین پر ہے اور ایمان کا آخری مرحلہ بھی یقین ہے ورنہ بے یقین انسان اپنی زندگی نفاظی میں ضائع کر دیتا ہے اور ایمان و اعمال کے ثمرات سے محروم رہتا ہے۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے"

(ترمذی کتاب الادب)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

"انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے۔"

بدر ۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶

ملن ہوٹل

۳۲ - کسیلنڈ بیز روڈ

سی - آئی ٹی کالونی

مدراس نمبر ۶۰۰۰۰۴

پیشکش :- محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ٹرانزسٹر اینڈ فرنش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ بازار بازار کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS.

34/3 3RD MAIN ROAD

KASTURBANAGAR BANGLORE - 560026

MANUFACTURERS OF

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدر آباد میں — فون : ۲۲۳۰۱

پیپلز موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری مرمت کا واحد مرکز

مسعود احمد موٹر ریپیرنگ ورکشاپ

۲۸۶-۱-۱۶ سعید آباد حیدر آباد

فون نمبر ۴۲۶۱۲۴ — ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

مرچنٹس سپلائرز

کرشڈ بون - بون میل - بون شینیوں ہارن ہوف وغیرہ

پتہ ۲/۴/۲۰۰۹ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

:- (ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) :-

NIR ®

CALCATTA — 15

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل ربڑ ربا سٹک اور کینوس کے جوتے ... پیش کرتے ہیں۔